رجسٹرڈ نمبر ایل

قال الله تعالیٰ وقرآناً فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا

چوں آیت موصوفه دال ست بر نافعیت تعلیم تدریجی برائے عامۂ ناس حاضر باشد یا بادی ٭ و نیز بر ضرورت تعلیم علوم قرآنیہ یعنی دینیہ کہ مشتمل ست بر مقاصد و مبادی ٭ پس اتباعاً للنص المزبور ٭ صحیفۂ شهریہ کہ متدرج ست بتدریج مشهور

مسمّٰی به

الهادی

جلد	بابتہ ماہ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ	نمبر ۱

کہ جامع ست انواع علوم دینیہ را برائے ہر طالب و جادی و مذکر ست در ہر مجلس و نادی و مسکن ست برائے ہر جائع و صادی ٭ بصورت ترجمہ رسالہ ترغیب و ترہیب و تسہیل المواعظ و مصالح عقلیہ و کلید مثنوی و تشرف کہ اکثر آں مستفاد ست از درگاہ ارشادی ٭ یعنی خانقاہ اشرفی امدادی ٭ بادارۂ محمد عثمان عامی ٭ در ہر ماہ اسلامی ٭ در مطبع ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی مطبوع گردیدہ

از کتبخانۂ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی بانتہائے نوبت صدور می گردد

له هذا التفسير العام ماخوذ من الحديث اقتض [illegible] رضي بالرحم ۱۲-

فہرست مضامین

رسالہ الہادی بابتہ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ

جو

بہ برکت دعا حکیم الامتہ محی السنتہ حضرت مولٰنا شاہ اشرف علی صاحب مدظلہم العالی

کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے شائع ہوتا ہے

نمبر شمار	مضامین	فن	صاحب مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ		مدیر	۱
۲	التادیب والتہذیب ترجمہ ترغیب و ترہیب	حدیث	مولٰنا مولوی محمد اسحق صاحب سلمہ	۳
۳	تسہیل المواعظ	وعظ	حضرت مولٰنا مولوی شاہ اشرف علی صاحب مدظلہ	۱۱
۴	مصالح العقلیہ	اسرار شریعت	"	۱۹
۵	کلید مثنوی	تصوف	"	۲۷
۶	التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف	حدیث	"	۳۵

اطلاع

انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ پابندی کے ساتھ وقت پر روانہ کیا جائے گا۔ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے تو تاریخ اشاعت سے ایک ہفتہ تک انتظار کرکے کارڈ لکھ دیجئے۔ اطلاع آنے پر دوسرا پرچہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا اور اگر بہت عرصہ بعد اطلاع دی گئی تو پرچہ دینا دشوار ہوگا۔

(مدیر)

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی مظہر مدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمدۃ الواصلین زبدۃ العارفین حضرت حکیم الامتہ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تہانوی مدفیوضہم العالیہ کو جو علوم و معارف اور حقائق و دقائق عطا فرمائے ہیں۔ ان سے وہ حضرات بخوبی واقف ہیں جو حضرت مدظلہم کی تصنیف سے مستفیض ہوئے ہونگے اور حضرت والا شریعت کے اسرار و دقائق او طریقت کے معارف و حقائق کو جس سہل اور مفید طریقہ سے ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے خدا کا اس نعمت عظمی پر لاکھ لاکھ شکر ہے جو اُس نے ایسا محقق امام پیدا فرما کر اپنے بندوں پر فائض فرمائی ہے۔ اور احسان پر احسان یہ فرمایا کہ اُن کے علوم و معارف کی اشاعت کا بھی وسیع سلسلہ جاری کر کے طالبین کو مستفیض فرمایا اور اس خاکسار ذرہ بمیقدار کو بھی اس خدمت اشاعت سے مشرف فرمایا کہ گیارہ سال سے یہ کتبخانہ دینیہ جس کا نام حضرت والا کے نام نامی سے برکت حاصل کرنے کے لئے کتبخانہ اشرفیہ ہے۔ احقر نے جاری کر رکھا ہے اور حتی الوسع حضرت والا کی تصانیف شائع کرنے میں حصہ لیتا رہتا ہے۔

چونکہ اشاعت کے طریقوں میں سے ایک طریقہ رسالہ موقتہ جاری کرنا بھی ہے کہ ہمیشہ شائقین کے قلوب کو تازگی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے احقر نے چاہا کہ اس میں بھی حصہ لوں۔ پس یہ ماہواری رسالہ جسکا نام حضرت شیخ مشائخنا شاہ عبدالہادی صاحب امروہی علیہ الرحمۃ کے اسم مبارک سے تیمن کے طور پر حضرت حکیم الامتہ مدظلہم نے

الہادی

رکھا ہے جاری کرتا ہوں اور اس میں مضامین ذیل ہوں گے۔ التادیب والتہذیب منتخب ترجمہ خطبہ ترغیب و ترہیب تسہیل المواعظ مصالح العقلیہ کلید مثنوی التشرف بمعرفت احادیث التصوف

ان مضامین کی مختصر مختصر حقیقت بھی معروض ہے چونکہ اس وقت عام طور پر احکام شرعیہ کے بجالانے میں بہت

کوتاہی ہو رہی ہے اور اس کا علاج وعدہ اور وعید میں غور کرنا ہے۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ ترغیب و ترہیب کا ترجمہ کیا جائے کہ وہ اس بارہ میں جامع کتاب ہے۔ اس کے ترجمہ پر حضرت مولانا صاحب مدظلہم نے نظر ثانی فرمانے سے تو عدیم الفرصتی کا عذر فرمایا ہے لیکن اس کے ضروری ضروری مواقع پر مشورہ دینے کا وعدہ فرما لیا ہے۔

حضرت مدظلہم کے مواعظ حسنہ سے جو نفع مخلوق خدا کو ہوتا ہے۔ خارج از بیان ہے کہ قرآن و حدیث کی تفسیر اور نکات کے علاوہ اسرار و معارف و علوم عقلیہ کے جامع ہونے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور چونکہ حضرت کی مجلس وعظ میں اہل علم کا مجمع ہونے کی وجہ سے مضامین علمیہ اور الفاظ عربیہ بھی مواعظ میں ہوتے ہیں۔ اس لئے حسب ایما حضرت والا بعض اہل علم نے اُن کو نہایت آسان پیرایہ اور سلیس اردو میں کر دیا ہے۔ اور حضرتِ والا نظر ثانی فرماتے ہیں۔ اس سلسلہ کا نام تسہیل المواعظ ہے۔ اس سے ہر شخص حتیٰ کہ بچے اور عورتیں بھی فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

اور مصالح العقلیہ میں حضرت والا نے احکام شرعیہ کی حکمتیں بزرگوں کی کتابوں سے بیان فرمائی ہیں، جو نو تعلیمیافتہ حضرات کے لئے بالخصوص نہایت مفید ہے۔ خصوص اُس کا مقدمہ تو عجیب ہی چیز ہے۔

اور کلید مثنوی کے متعلق تو کچھ کہنے ہی کی حاجت نہیں۔ جو حصے اس کے چھپ چکے ہیں۔ وہ اس کتاب کی شان ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں التشرف بمعرفت احادیث التصوف۔ اور التشرف میں مولانا مدظلہ نے ان احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو السنہ صوفیہ پر یا رسائل تصوف میں مذکور ہیں۔ یہ کتاب نہایت شاندار ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ رسالہ الہادی کے لئے حضرت والا نے اس کا ترجمہ فرمایا جسمیں مسائل تصوف کی تقریر بھی کی گئی ہے۔ جو لوگ مولانا کی تحقیق تصوف سے واقف ہیں۔ وہ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس بے نظیر کتاب میں کیا کچھ بیش بہا جواہرات علمیہ ہونگے۔

حق تعالےٰ شانہ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو مفید فرماوے اور ناظرین سے درخواست ہے، کہ خریداروں میں نام درج کرا کے مستفیض ہوں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی میں حصہ لیں۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یامن لہ الحمد ماذا اقول فی ثنائک وقد قال افضل الرسل الذی اعطی علم الاولین والآخرین صلوات اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک وکیف اصلی واسلم کما ھو حقھما علی رسولک الذی ارسلتہ للناس بشیرا ونذیرا افضل وسلم علیہ وعلی الہ واصحابہ واتباعہ صلوۃ وسلاما کما تحب وترضی

امابعد پس بندہ ناچیز محمد اسحٰق ابن عبداللہ میرٹھی عرض کرتا ہے کہ میرے مشفق محمد عثمان خانصاحب مالک کتبخانہ اشرفیہ دہلی نے ارشاد فرمایا کہ فی زماننا امور دینیہ میں لوگوں نے تغافل و تساہل حد سے زیادہ اختیار کیا ہے۔ اُن کے بیدار کرنے کے لئے کچھہ احادیث کا ترجمہ متعلق ترغیب و ترہیب شائع کیا جانا مناسب ہی تاکہ اہل اسلام کو اُس کے مطالعہ سے کچھ اعمال خیر و فرائض دینیہ کی طرف رغبت اور معاصی سے نفرت ہو۔ میں نے بھی غور کیا کہ حقیقت میں غفلت اور دین سے بے خبری اس قدر بڑھ گئی ہے کہ پہلے تو امور دینیہ کے ادا میں صرف تساہل ہی کرتے تھے۔ اور جب اُن کو متنبہ کیا جاتا تھا تو نادم ہوتے تھے۔ اور اب تو یہ دیکھا جا رہا ہے کہ نماز جس کی نسبت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے دین میں سب سے زید اہم نماز کو جانتا ہوں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دربارہ خلافت فرمایا تھا کہ حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز جیسے اہم کام کے بارہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ یعنی اپنی جائے پر امام مقرر فرما دیا ہے۔ تو دوسرے امور میں بھی جو کہ اہمیت میں اُس سے موخر ہیں وہ ہی احق ہیں او کما قال اُس کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ اگر آدمی ذرا کچھہ بڑھتا ہے تو اذان کہنے سے بچنے لگتا ہے اور اگر کچھہ اور ترقی ہوتی ہے۔ تو امامت سے شرم آتی ہے اور اگر اور ترقی کی تو بس مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا اس کے نزدیک ملانوں کا کام ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے مجھکو بھی باوجود اپنی ناقابلیت کے ملحوظ رکھتے ہوئے خیال ہوا کہ بیشک اس وقت میں ضرور اس کی کوشش کی جائے کہ دین کے ہر ہر باب میں بالتفصیل جس قدر احادیث بابت ترغیب ترہیب صحیح دستیاب ہوں۔ اُن کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے تاکہ پڑھے لکھے لوگ خود مطالعہ کر کے فائدہ اُٹھائیں اور ناخواندہ حضرات

کو واعظین سُنا سُنا کر نفع پہنچائیں۔ چونکہ اِس بارہ میں کتاب جامع مسمی بالترغیب والترہیب مصنفہ امام زکی الدین
ابی محمد عبد العظیم بن عبد القوی منذری مصری برد اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ اِس غرض کے پورا کرنیکے
واسطے نہایت مناسب تھی۔ لہذا اِس کتاب میں سے ہر ہر باب کی اُن حدیثوں کا کہ صحیح ہیں۔ یا جو ایسی ہیں
کہ اُن کے ضعف پر تمام محدثین کا اتفاق نہیں ہے۔ ترتیب کتاب پر اِس طرح سے ترجمہ کرنا شروع کرتا ہوں
کہ من حیث المضمون تکرار نہ ہو اور جس باب میں احادیث صحیح یا حسن میسر ہوں گی۔ اور مقصود کے پورا کرنے
کے واسطے کافی ہوں گی تو اُن احادیث کو بھی چھوڑ دوں گا۔ جن کی صحت اور ضعف میں اختلاف ہو اور اگر
کسی باب میں صحیح میسر نہیں ہوگی تو مختلف فیہ بھی لکھدوں گا۔ اور جہاں مصنف نے بنار اختلاف تحریر فرمایا ہے
اُس کو حاشیہ پر بطور تنبیہ کے لکھوں گا۔ اور اگر مختلف فیہ بھی میسر نہ ہوئی تو مجبوراً ضعیف ہی لکھوں گا۔ مگر
ظاہر کردونگا اور ہر حدیث کا جو حوالہ کتب ائمہ سے مصنف نے بیان کیا ہے۔ اُس کو بھی لکھوں گا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اور چونکہ یہ کتاب درسی نہیں ہے لہذا اکثر مردمان اِس کی جامعیۃ سے بے خبر ہیں اِس بنا پر اس کی فہرست دینا مناسب سمجھا

۲

مختصر فہرست التادیب التہذیب ترجمہ ترغیب و ترہیب

ترغیب دربارہ اخلاص و نیک نیتی ترہیب ریا و سمعہ وغیرہ سے

ترغیب اتباع کتاب و سنت اور کار خیر میں پیش قدمی کرنے کی اور ترک سنت اور بدعات اور کار بد میں پیش قدمی سے اجتناب۔

کتاب العلم اِس میں علما و طلبا کے فضائل اور حدیث کے پڑھنے لکھنے اور مجالست علما اور اُن کی توقیر اور اشاعت علم کی ترغیب ہے اور جھوٹی حدیث کے بیان کرنے اور علم کی ناقدری اور دنیا کے واسطے علم پڑھنے پڑھانے اور اُس کے چھپانے وغیرہ سے ڈرانے کا بیان ہے۔

کتاب الطہارت۔ اِس میں آداب قضائے حاجت اور استنجا اور غسل و وضو کے بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب الصلوٰۃ۔ اِس میں فضائل اذان اور اُس کے جواب اور دعا اور اقامت اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور اُن کا احترام اور عورتوں کو گھروں میں نماز ادا کرنے کی ترغیب اور ترغیب اہتمام نماز پنجگانہ کی اور فضائل رکوع و سجود کے اور اہتمام اول وقت کے اور آداب جماعت اور اذکار بعد صلوٰۃ اور آداب امامت و صف بندی وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب النوافل - اس میں سنت موکدہ اور وتر اور تہجد اور چاشت وغیرہ و صلوٰۃ توبہ و استخارہ و صلوٰۃ حاجت و صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے

کتاب الجمعہ - اس میں نماز جمعہ کی ترغیب - اور اُس دن اور رات اور ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنا اور اول وقت جانا اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنے کی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورہ کہف اور اس رات دن کے اذکار کا بیان ہے -

کتاب الصدقات - اس میں ادا رزکوٰۃ کی فرضیت اور زکوٰۃ کے منع کرنے سے ڈرانا اور کار صدقہ میں تقوے کی ہدایت اور خیانت سے اجتناب غنی کو سوال کرنے کی ممانعت اور قناعت اور بلا طلب ملے ہوئے کو قبول کرنا اور اصرار کے ساتھ طلب کی ممانعت اور خفیہ دینا اور اقربا کو تصدق کے فضائل اور قرض دینا اور تنگ دست کو مہلت دینی اور خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی مذمت اور بیبی شوہر کے مال میں سے کیا تصدق کر سکتی ہے - اور فضیلت کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی اور شکریہ محسن کا بیان ہے

کتاب الصوم - اس میں فضائل روزہ کے اور روزہ دار کی دعا کے اور ترغیب روزہ رمضان اور تراویح کے اور بلا عذر روزہ چھوڑنے کے وعید اور شوال کے چھ روزوں اور عرفہ اور محرم کے روزوں اور عاشورہ کے روزہ اور اس دن میں عیال پر وسعت کی فضیلت اور پندرھویں شعبان کا روزہ اور شب بیداری اور ہر ماہ کے تین روزے اور مختلف ایام کے روزہ اور صیام داودی کے فضائل - اور آداب افطار اور سحور کے اور آداب روزوں کے اور فضائل و آداب اعتکاف کا بیان ہے -

کتاب العیدین - اس میں دونو عیدوں کی شب بیداری اور تکبیرات عید اور قربانی کے فضائل اور باوجود قدرت کے نہ کرنے اور قربانی کی کھال کے بیچنے کی وعید اور مثلہ کی ممانعت اور ذبح میں سہولت کرنے کا حکم وغیرہ بیان کیگئی ہیں -

کتاب الحج اس میں حج اور عمرہ کی ترغیب اور راستہ میں مرنے کے فضائل اور حج اور عمرہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور حرام مال کی ممانعت اور رمضان میں عمرہ کی فضیلت اور حج میں انکساری اور کم درجہ کے لباس میں انبیاء کی اقتدا اور احرام کی ترغیب اور تلبیہ میں آواز بلند کرنے کے فضائل اور طواف کرنے اور حجر اسود کو بوسہ دینے کی ترغیب اور حجر اسود اور رکن یمانی اور مقام ابراہیمی کے فضائل اور عشرہ ذی الحجہ میں نیک اعمال کی ترغیب اور وقوف عرفہ اور یوم عرفہ کی فضیلت اور وقوف مزدلفہ کی ترغیب اور جمرون پر کنکریاں مارنے اور منیٰ میں سر منڈوانے اور آب زمزم کے پانی کی ترغیب اور قادر کے حج نہ کرنے کی

وعید اور مسجد حرام اور مسجد نبوی اور مسجد قبا اور بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے فضائل اور مسجد فتح میں دعا کرنے کی ترغیب اور مدینہ منورہ کی سکونت اور جبل احد اور رو ادی عقیق کے فضائل اور اہل مدینہ کو ڈرانے یا نقصان پہنچانے والے پر وعید کا بیان ہے۔

کتاب الجہاد۔ اس میں اللہ کے واسطے سرحد کی حفاظت اور پہرا دینے اور جہاد میں صرف کرنے اور غازیوں کو مدد دینی اور اُن کی عیال کی پیچھے خبر گیری کرنے اور بارادہ جہاد گھوڑا پالنے اور غازی کے نیک اعمال کی کثرت کرنے اور صبح یا شام کے وقت جہاد کے واسطے جانے اور گرد وغبار راہ کی برداشت کرنے اور شہادت کی آرزو کرنے اور تیر اندازی کرنے کے فضائل اور مشق چھوڑنے کی مذمت اور قتال کیوقت کی دعائیں اور بھاگنے کی وعید اور دریائی جنگ کی فضیلت اور مال غنیمت میں خیانت کی مذمت اور شہادت کی فضیلت اور بلا جہاد کئے ہوئے یا جہاد کا ارادہ کئے ہوئے مرنے والے کی مذمت اور طاعون سے بھاگنے والے کی مذمت کا بیان ہے۔

کتاب در بارہ تلاوت قرآن شریف۔ اس میں قرآن شریف کے پڑھنے کی نماز میں اور علیحدہ تلاوت کی ترغیب اور سیکھنے سکھانے کے فضائل اور سجدہ تلاوۃ کی ترغیب اور بھلا دینے کی وعید اور حفظ قرآن کی دعا اور قرآن شریف کے یاد کی حفاظت رکھنے اور دہرانے اور عمدگی لہجہ کی ترغیب اور سورہ فاتحہ اور سورہ بقر اور آمن الرسول اور آل عمران اور آیۃ الکرسی اور سورہ کہف اور سورہ یٰسین اور سورہ ملک اور سورہ کورت اور سورہ اذا زلزلت اور سورہ الہٰکم اور سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس کے فضائل اور تلاوت کی ترغیب اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب الذکر والدعا۔ اس میں دوام ذکر سری و جہری اور مجمع ذکر کے فضائل اور اس مجلس سے حزر جسمیں ذکر خدا اور درود شریف نہ ہو اور کفارہ مجلس غفلت کا اور تسبیح تحمید تہلیل کی ترغیب اور اس کے اقسام اور ترغیب لاحول کی اور اذکار شبانروزی اور اذکار بیں نماز پنجگانہ اور بدخوابی کا علاج نیند اڑجانے یا خوف کے وقت کے ذکر اور مسجد کے داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے اور گھر کے داخل ہونے اور نکلنے کے وقت کی دعائیں اور نماز میں وسوسوں سے بچنے کی دعا اور استغفار اور کثرت دعا کے فضائل اور دعا شروع کرنے کے طریق اور سجدہ میں اور نمازوں کے بعد اور تہجد کے وقت دعا کی فضیلت اور قبولیت سے ناامیدی اور دعا کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھانے اور قلب غافل سے دعا کرنے اور دعائے بد کرنے کی ممانعت اور کثرت درود شریف کے فضائل اور حضور کے ذکر کے وقت درود شریف کے چھوڑنے کی ممانعت کا بیان ہے۔

کتاب البیوع وغیرہ۔ اس میں کسب حلال اور

طلب رزق میں سویرے جانے اور بازاروں اور مواضع غفلت میں یاد خدا قائم رکھنے اور طلب رزق میں وسیع روی کی ترغیب اور حرص اور حب مال اور کسب حرام سے کھانے پہننے کی مذمت اور شبہات سے احتیاط اور بیع و شرا اور لین دین میں کشادہ دلی کی ترغیب اور نادم سے واپس کر لینے کی فضیلت اور کم ناپنے اور تولنے اور دھوکا دہی پر وعید اور معاملات میں خیر خواہی کا لحاظ اور غلہ روکنے کی ممانعت اور صدق کی ترغیب اور کذب اور جھوٹی قسم کی وعید اور شرکت میں خیانت اور قرض کی ترہیب اور قرض لینے والے کو ادائگی کی نیت کی فضیلت اور میت کا قرض جلد ادا کرنے کی تاکید اور غنی کے ٹالنے کی مذمت اور قرضخواہ کے خوش کرنیکی ترغیب اور قرضدار اور مغموم وغیرہ کے لئے دعائیں اور سود اور غصب زمین وغیرہ اور بلا حاجت تفاخراً تعمیر اور اُجرت دینے میں تاخیر کرنے کے وعیدات وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب النکاح اور اُسکے متعلقات۔ نظر نیچی رکھنے اور اجنبیہ پر پڑنے سے بچانے اور دیندار سے نکاح کرنے اور زوجین کے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب اور بیبیوں میں انصاف نہ کرنے کی وعید اور عیال پر خرچ کرنے کی ترغیب اور اُن کی خبر گیری نہ کرنے کے وعید اور عمدہ نام رکھنے کی فضیلت اور برے ناموں کی ممانعت اور اولاد کو ادب دینے کی ہدایت اور اپنے نسب کے علاوہ دوسرے نسب کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت اور اولاد کے مرنے پر صبر کے فضائل اور بیوی کو شوہر سے بہکانے اور بیوی کے بلا وجہ طلاق طلب کرنے اور عورت کے خوشبو لگا کر باہر جانے اور زوجین میں سے ایک دوسرے کے خفیہ رازوں کے اظہار کرنے کے وعیدات کا بیان ہے۔

کتاب اللباس و الزینت۔ اسمیں سفید کپڑے اور کرتہ پہننے کی فضیلت اور زیادہ لانبا کرتہ یا جامہ وغیرہ کے رکھنے کی ممانعت، جدید کپڑا پہنتے وقت کی دعا اور عورتوں کو باریک لباس پہننے کی ممانعت مردوں کو ریشمین لباس یا فرش یا سنہری زیور کے پہننے کی حرمت اور عورتوں کو بھی اس کے چھوڑنے کی ترغیب اور مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت کرنیکی حرمت اور سادگی۔ لباس کی نیت اتباع سنت اور فضیلت اللباس شہرت اور مفاخرت کی ممانعت اور فقیر کو اپنا کپڑا وغیرہ خیرات کرنا۔ اور سفید بالوں کے اکھاڑنے کی کراہت اور سیاہ خضاب اور بالوں میں اور بال ملانے اور گودنے وغیرہ کی ممانعت کا بیان ہے۔

کتاب الطعام۔ اس میں کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور سونا، چاندی کے برتنوں کی ممانعت اور بائیں ہاتھ سے کھانے کی کراہت اور پانی کھانے میں پھونک مارنے کی ممانعت اور کنارہ سے کھانے کی ہدایت اور دوسرے آداب کھانے پینے کے اور بلا عذر دعوت

سے انکار کرنے کی ممانعت وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب القضا - اسمیں طلب حکومت کی ممانعت اور مبتلا ہو جانے پر انصاف کی ہدایت اور رعایا پر ترحم کی ترغیب اور نااہل کو کام سپرد کرنے کی ممانعت اور رشوت اور ظلم کی حرمت اور مظلوم کی امداد اور دعاء دفع ظلم اور ظالمین کی صحبت سے اجتناب اور ناحق کی اعانت کی حرمت اور خدا کو ناراض کرکے حاکم کو خوش کرنے کے وعید اور خلق اللہ اور متعلقین پر شفقت کی ہدایت اور حکام کو عملہ نیک رکھنے کی ہدایت اور جھوٹی شہادت کی حرمت کا بیان ہے۔

کتاب الحدود - اسمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب اور اُس کے چھوڑنے کی ممانعت اور عمل قول کے خلاف ہونے کے وعید اور پردہ پوشی کی ہدایت اور پردہ دری کی ممانعت اور حدود کے قائم کرنے کی ہدایت اور شراب خواری اور زنا اور ناحق قتل کی حرمت اور قاتل کو معاف کردینے کی ترغیب اور مسلمان کو طعن و تشنیع کرنے کی ممانعت وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب البر والصلۃ - اسمیں والدین کے ساتھ سلوک اور تابعداری وغیرہ کی ترغیب اور نافرمانی کی وعید اور صلہ رحمی اقربا کے ساتھ کرنے کی تاکید اور قطع رحمی کی حرمت و یتیم کی کفالت اور بیوگان اور مساکین کی خدمت اور پڑوسی کے حقوق اور اقربا اور صالحین کی ملاقات اور حقوق مہمان اور مہمان کو ہدایت اور کھیتی اور پھلدار درخت لگانے کی فضیلت اور بخل کی مذمت اور سخاوت کی ترغیب اور حاجت روائی مسلمانوں کے اجر کے بیان میں ہے۔

کتاب الادب وغیرہ - اسمیں حیاء اور خوش اخلاقی کے فضائل اور بےحیائی اور بدخلقی کی مذمت اور نرمی اور بردباری اور خندہ پیشانی و شیریں کلامی اور سلام اور مصافحہ کی ترغیب تعظیماً اپنے واسطے کھڑے ہونیکو محبوب رکھنے اور اشارہ سے سلام کرنے اور اجازت سے پیشتر دروازہ میں سے جھانکنے اور خفیہ باتیں سننے کی وعیدیں اور عزلت کی فضیلت اور غصہ کی مذمت اور اُس کے دفع کرنے کی ترغیب اور باہمی جدائی اور عداوت کی وعید اور کسی کو کافر کہنے اور طعن و تشنیع اور پارسا کو اتہام زنا اور زمانہ کو بُرا کہنے اور مسلمان کو ڈرانے کی ممانعت اور وعید اور مسلمانوں میں اتفاق کرانے کی ترغیب اور معذرت تسلیم نہ کرنے اور چغلخوری اور غیبت کی مذمت اور فضول کلامی سے خاموشی اختیار کرنے کی فضیلت اور کثرت کلام اور حسد کی ممانعت اور تواضع کی ترغیب اور تکبر اور خود بینی کی وعید اور تعظیم فاسق کی ممانعت اور کذب اور منہ دیکھی بات کی ممانعت اور خدا کے سوا دوسرے کی قسم کھانے اور مسلمان کو حقیر سمجھنے کی مذمت اور راستہ سے تکلیف رساں چیز کے دور کرنے اور گرگٹ اور سانپ وغیرہ کے

مارنے کی ہدایت اور وعدہ وفائی کی ہدایت اور وعدہ خلافی کی مذمت اور خدا واسطے کی محبت کی فضیلت اور بدعتی اور اوباش لوگوں کی محبت سے اجتناب اور جادوگر اور نجومیوں کے پاس جانے اور اُن کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور گھروں میں تصویر رکھنے اور چوسر وغیرہ کھیلنے کی مذمت اور جلیس صالح کی ترغیب اور جلیس بد کی ممانعت بے آڑ کی چھت پر اور اولٹا سونے کی ممانعت اور قبلہ رو بیٹھنے اور ملک شام کی سکونت کی فضیلت اور بدنامی لینے اور بلا ضرورت کتا پالنے اور تنہا سفر کرنے کی ممانعت سوار ہوتے ہوئے ذکر خدا کی فضیلت اور کتے اور جرس کو سفر میں رکھنے کی ممانعت اور آداب سفر اور سفر کی موت کی ترغیب کے بیان میں ہے۔

کتاب التوبۃ والزہد۔ اس میں توبہ میں جلدی کرنے اور گناہ کے بعد نیکی کرنے اور عبادت کے واسطے طیار رہنے کی ترغیب اور توجہ دنیا کی مذمت اور فساد زمانہ کے وقت عمل صالح کرنے اور عمل نیک پر مداومت کرنی اگرچہ قلیل ہو اور فقر کو پسند کرنا۔ اور فقرا اور مساکین کے فضائل اور ان کی ہمنشینی کی فضیلت اور دنیا سے بے رغبتی اور قناعت کی رغبت اور حب دنیا اور اس کی کثرت چاہنے کی مذمت اور گزران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت اور خدا کے خوف سے رونے اور یادگاری موت اور قلت حرص اور عمل میں شتابی اور صالح کی درازی عمر کی فضیلت اور تمنائے موت کی ممانعت اور رب العزت سے اُمید و بیم کی ترغیب خصوصاً موت کے وقت وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب الجنایز والامراض وغیرہ۔ اسمیں عفو اور سلامتی کی دعا اور اہل مصیبت کو دیکھنے کے وقت کی دعا اور مبتلائے مصیبت کے صبر کی فضیلت اور جسمانی تکلیف کے وقت کے کلمات اور جاہلیت کی تعویذ گنڈوں کی ممانعت اور سینگیاں لگوانے کی فضیلت اور اُس کے اوقات اور مریض کی عیادت اور اُس سے دعا کرانے کی ترغیب اور مریض کے واسطے دعا کے الفاظ کا بیان اور وصیت عدل کے ساتھ کرنے کی ترغیب اور ترک وصیت کی مذمت اور موت کے وقت تصدق کرنے کی کیفیت اور کراہت کی مذمت اور رضا اور خوشی سے مرنے کی فضیلت اور طریق تعزیت اور تجہیز و تکفین اور ہمراہی جنازہ کی ترغیب اور کثرت جماعت جنازہ کی فضیلت اور جنازہ جلد لیجانے اور جلد دفن کرنے اور میت کے واسطے دعا کرنے اور نیکی کے ساتھ یاد کرنے کے فضائل اور میت کی بدگوئی اور نوحہ وغیرہ کرنے اور علاوہ شوہر کے کسی پر سوگ تین دن سے زاید کرنے پر وعیدیں اور ناحق یتیموں کے مال کے لینے کی حرمت اور زیارت قبور کی مردوں کو ترغیب اور عورتوں کو ترہیب اور ظالمین کی جائے ہلاکت پر غافل گزرنے کی ممانعت اور قبر کے عذاب اور ثواب اور سوال

منکر و نکیر کا بیان اور قبر پر بیٹھنے اور اُس کی ہڈیاں توڑنے کی حرمت کا بیان ہے۔

کتاب البعث والنشور اس میں قیامت کے احوال چند فصلوں میں بیان کی گئی ہیں

کتاب کیفیت جنت اور دوزخ کا بیان۔

فصل صور پھونکنے کا بیان۔

فصل۔ حشر کا بیان۔

فصل۔ حساب کا ذکر۔

فصل۔ حوض کوثر کا بیان۔

فصل۔ ترازو نامہ اعمال اور پل صراط کا بیان۔

فصل۔ دوزخ کی تیزی اور حرارت وغیرہ کا بیان۔

فصل۔ دوزخ کی گہرائی کا بیان۔

فصل۔ دوزخ کی زنجیروں کا بیان۔

فصل۔ دوزخ کے سانپ بچھو کا بیان۔

فصل۔ دوزخیوں کے پینے کا بیان۔

فصل۔ دوزخیوں کے کھانے کا بیان۔

فصل۔ دوزخیوں کے کلاں جسم وجثہ کا بیان۔

فصل۔ دوزخیوں کے رونے چلانے کا بیان۔

فصل۔ کفار کے باہمی تفاوت عذاب کا بیان۔

فصل۔ جنت اور اُس کی نعمتوں کی ترغیب۔

فصل۔ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونیکا بیان۔

فصل۔ ادنیٰ جنتی کو کیا کچھ دیا جائیگا۔

فصل۔ جنت کے درجوں کا بیان۔

فصل۔ جنت کی تعمیر اور مٹی کنکر وغیرہ کا بیان۔

فصل۔ جنت کے خیموں کا بیان۔

فصل۔ جنت کی نہروں کا بیان۔

فصل۔ جنت کے درختوں اور پھلوں کا بیان۔

فصل۔ جنتیوں کے کھانے پینے کا بیان۔

فصل۔ جنتیوں کے کپڑے اور زیوروں کا بیان۔

فصل۔ جنت کے فرشتوں کا بیان۔

فصل۔ جنت کی بیبیوں کا بیان۔

فصل۔ حوروں کے گانے کا بیان۔

فصل۔ جنت کے بازار کا بیان۔

فصل۔ جنتیوں کے ایک دوسرے کی زیارت کو جانے اور اُن کی سواریوں کا بیان۔

فصل۔ زیارت پروردگار کا بیان۔

فصل۔ دیدار پروردگار کا بیان۔

فصل۔ خوبی نعیم جنت کی خیال وگمان سے زیادہ

فصل۔ اہل جنت کا جنت میں اور اہل نار کا نار میں دائمی رہنا اور ذبح ہونا موت کا۔

فہرست اجمالی ختم ہوئی۔ اب انشاء اللہ اس کے ہر جزو کا بیان بالتفصیل اپنے موقع پر آئیگا

سلسلۂ تسہیل المواعظ کا ساتواں وعظ

مسمّٰی بہ

اصلاح کا آسان طریق

منتخب از تسہیل الاصلاح وعظ پنجم دعوات

عبدیت حصہ دوم

ملاحظہ ہو تمہید حصہ اول تسہیل المواعظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (ترجمہ) اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور بات ٹھیک کہو (پس) درست کر دینگے (اللہ تعالےٰ) عمل تمہارے اور بخشدیں گے گناہ تمہارے اور جو شخص تابعداری کرے اللہ اور اُس کے رسول کی پس پائے گا وہ بڑی مراد۔ اس آیت کے متعلق یہ مضمون ہیں۔

(۱) اس آیت میں اللہ تعالے نے ایک بات بڑے کام کی تبلائی ہے جو کہ نہایت ہی فائدہ مند ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ آدمی جو کام بھی کرتا ہے وہ یا تو اپنے آرام کیلئے کرتا ہے. یا تکلیف سے بچنے کیلئے مثلاً کھانا کھاتا ہے لذت اور مزہ کیلئے. دوا پیتا ہے بیماری سے اچھے ہونے کے واسطے. نوکری کرتا ہے روپیہ کمانے کیلئے. مکان بناتا ہے سردی گرمی سے بچنے کے لئے خلاصہ یہ ہے کہ یہ ظاہر بات ہے کہ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے وہ آرام کیلئے کرتا ہے یا تکلیف سے بچنے کیلئے سب لوگ اسکو جانتے ہیں کسیکو اس سے انکار نہیں البتہ اسمیں لوگوں کا جُدا جُدا خیال ہی کہ کس کام سے آرام پہونچتا ہے اور کس کام سے نہیں اور کس کام سے تکلیف دُور ہو سکتی ہے اور کس کام سے نہیں. ہر ایک نے اپنی اپنی رائے سے جُدا جُدا کاموں کے متعلق یہ سمجھ لیا ہے کہ اس کام سے آرام حاصل ہوگا اور اس کام سے تکلیف سے بچیں گے اسیوجہ سے کوئی کچھ کام کرتا ہے. اور کوئی کچھ ورنہ مطلب سب کا ایک ہے. بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ تھانہ داری یا تحصیلداری یا ڈپٹی کلکٹری ملجاوے اس خیال سے کہ اسمیں ہماری خوب عزت ہوگی اور ہم بڑے آدمی ہوجاوینگے اور بعض لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ کہیں یہ عہدہ نہ ملے کیونکہ تھانہ دار یا تحصیلدار یا ڈپٹی ہوگئے تو غریبوں پر ظلم کرنا پڑے گا. سو دیکھو کہ بعضوں پر حالانکہ زور دیا جاتا ہے کہ حکومت کی نوکری قبول کرو اور وہ اسی ڈر سے قبول نہیں کرتے. ایک وہ لوگ ہیں جنہوں نے سلطنت حاصل کرنے کیلئے ہزاروں آدمیوں کا خون کر ڈالا اور ایک وہ تھے کہ بادشاہت سے بھاگتے تھے وجہ اسکی یہی ہے. کہ کوئی اسمیں نفع سمجھتا ہے اور کوئی نقصان. جسنے اسمیں نفع سمجھا اوس نے حاصل کرنیکی کوشش کی جسنے نقصان سمجھا اوس نے اوس سے بچنے کی کوشش کی. پس اب اسکا فیصلہ کرنا ضروری ہوا کہ کونسا نفع قابل حاصل کرنیکے ہے اور کونسی تکلیف بچنے کے لائق ہے تو غور کرنے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حاصل کرنے کے لائق وہ نفع اور وہ آرام ہے جسمیں دو خوبیاں ہوں ایک تو یہ کہ وہ آرام اور نفع زیادہ دنوں تک باقی رہے دوسرے یہ کہ اوس نفع کے ساتھ کوئی نقصان بھی نہو. چنانچہ دیکھ لیجئے اگر ایک چیز کا نفع چار سال تک باقی رہے اور دوسری چیز کا آٹھ سال تک تو ہر سمجھدار دوسری ہی کو پسند کریگا اور اسی کو اختیار کریگا. مثلاً دو مکان ہوں ایک بڑا عالیشان اور خوبصورت ہو اور دوسرا چھوٹا اور بدصورت ہو اور کسی شخص سے کہا جاوے کہ جونسا چاہو اسمیں سے

۲

پسند کرلو۔ لیکن اگر بڑا پسند کیا تو چار پانچ دن کے بعد خالی کرنا پڑیگا۔ اور اگر چھوٹا مکان پسند کیا تو اوسمین یہ بات ہے کہ وہ کبھی خالی نہ کرنا پڑیگا۔ ہمیشہ کیلئے تم کو دیدیا جاویگا اب جونسا چاہو لیلو۔ تو ظاہر ہے کہ ہر سمجھدار آدمی اس چھوٹے ہی مکان کو پسند کریگا تو بس معلوم ہوا کہ جس چیز کا نفع جتنی مدت زیادہ رہیگا اوتنی ہی وہ چیز زیادہ قدر کے قابل ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ مکان عالیشان جیسے ظاہر میں خوبصورت ہے ایسے ہی اگر اوسمین کسی طرح کی تکلیف بھی ہو مثلاً اوس مکان کا پڑوسی اچھا نہو یا اور کسی طرح کا اندیشہ اور خوف ہو اور چھوٹے مکان میں اسطرح کی کوئی تکلیف نہو تو ظاہر ہے کہ وہ چھوٹا ہی مکان پسند ہوگا پس معلوم ہوا کہ وہ نفع زیادہ قدر کے قابل ہے جسکے ساتھ کوئی تکلیف نہو اسیطرح تکلیفوں میں بھی اُس تکلیف کے دُور کرنے کا زیادہ خیال ہوتا ہے جو زیادہ مدت تک باقی رہے دیکھو اگر سفر میں آدمی کسی مکان میں دو چار دن کیلئے ٹھہرتا ہے تو اوس مکان میں اگر کچھ تکلیف بھی ہو تو اوسکے دور کرنے کی زیادہ فکر نہیں کرتا کیونکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہاں رہنا ہی کے دن ہوگا دو چار دن کے بعد چلا جاونگا۔ اور ایک ہوتا ہے اپنے وطن کا مکان اوسمین اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو اوس تکلیف کے دُور کرنے کی بہت فکر ہوتی ہے کیونکہ وہاں ہمیشہ رہنا ہے تو معلوم ہوگیا کہ جو تکلیف زیادہ مدت تک رہے اوسکے دُور کرنیکی زیادہ فکر ہوتی ہے اسیطرح جو نری تکلیف ہی تکلیف ہو اور اسمیں نفع کچھ نہو تو اوسکے دور کرنے کا بھی زیادہ خیال ہوتا ہے اور اگر کسی تکلیف میں کچھ نفع بھی ہو مثلاً کسی سے کہا جاوے کہ تم چار دن کیلئے دھوپ مین سفر کرلو تو تم کو عمر بھر آرام ملیگا تو ظاہر ہے کہ ہر سمجھدار اس چار دن کی تکلیف کو خوشی سے اوٹھا لیگا۔ کیونکہ جہاں تھوڑی سی تکلیف ہے وہاں یہ نفع بھی ہے کہ عمر بھر چین سے گذرے گی۔ بس اب دیکھہ لیجئے کہ دنیا کے جتنے بھی نفعے اور آرام ہیں کوئی بھی ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ مگر آخرت کے عیش و آرام سب ایسے ہیں جو ہمیشہ باقی رہیں گے دوسرے یہ بھی سمجھ لو کہ دنیا کا کیسا ہی بڑے سے بڑا آرام کیوں نہو مگر تکلیف سے خالی نہیں مثلاً کھانے ہی کو دیکھہ لو کہ اول تو ملتا ہی کس مصیبت سے ہے کہ اوسکے لئے کھیتی کا سامان اکٹھا کرنا پڑتا ہے اوسکے بعد بوتے ہیں سینچتے ہیں رکھوالی کرتے ہین پھر کاٹتے ہیں گاہتے ہین بھوسہ اڑاتے ہیں پیستے ہیں پکاتے ہین اتنی تکلیفوں کے بعد تو کھانا میسر ہوا پھر بھی بہت دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ ادھر کھانے بیٹھے اودھر کوئی نہ کوئی بات ایسی ہوگئی

زیادہ تکلیف زیادہ دور کرنے کے قابل ہے

۳

دنیا کی کوئی راحت تکلیف سے خالی نہیں

جس سے سارا مزا ہی جاتا رہا۔ کبھی روٹی کا ٹکڑا گلے میں اٹک گیا۔ کبھی کسی عزیز قریب کے مرنے کی
خبر آگئی یا اور کوئی ایسی ہی فکر کی بات سُن لی تو سب کھانا پکا پکایا بے مزہ ہوگیا یا اگر کھا بھی لیا تو
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہضم نہیں ہوا قبض ہوگیا یا دست آنے لگے۔ ظاہر مین دنیا کے اندر بادشاہوں
اور امیروں کے عیش و آرام سے بڑہکر کسیکا عیش و آرام نہین لیکن انکو سب سے زیادہ پریشانیان ہیں
بعض دفعہ بادشاہوں اور امیرونکو پریشانی کی وجہ سے رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ پھر اولاد کی راحت
کو دیکھو تو وہ بھی پریشانی سے خالی نہیں کہ بڑی بڑی تمناؤں کے بعد تو اولاد پیدا ہوتی ہے۔
طرح طرح کی تکلیفیں اوٹھا کر پالتے ہین پھر اکثر اولاد مرضی کے موافق نہیں ہوتی ماں باپ کو
سیکڑوں طرح کی اونسے تکلیفیں پہونچتی ہیں غرض دُنیا کے جس آرام کو ہم دیکھتے ہیں تکلیف سے خالی
نہیں پاتے۔ جس آرام کو دیکھو اوسکے ساتھ کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور موجود ہے مگر آخرت کے
جتنے بھی آرام ہیں سب کے سب پریشانی سے بالکل پاک صاف ہین کسی تکلیف کا انمیں ذرا میل
نہیں۔ اسی لئے فرماتے ہیں کہ جن جن آرامونکو تمہارا جی چاہیگا جنت مین وہ سب ہونگے۔ اور
فرماتے ہیں کہ (جنت والونکو) نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف پہونچے گی اور نہ کبھی کوئی تھکن ہوگی۔ ۴
غرض یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ دنیا کے آرام نہ تو ہمیشہ رہنے والے ہیں اور نہ تکلیف
ہی سے خالی ہیں۔ اور جنت کے آرام ہمیشہ رہنے والے ہیں اور تکلیفوں سے بالکل پاک صاف
ہین۔ اب دنیا کی تکلیفوں کو بھی دیکھہ لیجئے کہ جو تکلیف بھی ہے ایک دن ختم ہونیوالی ہے۔ گو
کیسی ہی سخت سے سخت تکلیف کیوں نہ ہو۔ اگر کسی کو بیماری ہے اول تو دنیا ہی میں صحت ہوجاتی
ہے ورنہ مرکر تو تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہو ہی جاتا ہے اسیطرح اگر کسیکو تنگدستی یا اور کوئی رنج وغم
ہوتا ہے تو سب ایک نہ ایک دن ختم ہو ہی جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ دنیا کی تکلیفیں باقی نہیں رہتیں
اسی طرح دُنیا کی جو تکلیف بھی ہے نفع سے خالی نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو اوسمیں
سیکڑوں طرح کے فائدے بھی ہوتے ہیں دنیا کے بھی اور دین کے بھی مثلاً ایک شخص بیمار رہتا
ہے تو دنیا کا فائدہ یہ ہے کہ اگر تندرست رہتا تو خدا جانے کیا کیا فساد کرتا اور اوسکے سبب سے
بے آبرو ہوتا جیلخانہ جاتا اور ظاہر ہے کہ سمجھدار کو آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے اور دین کا
نفع تو بہت ہی ظاہر ہے کہ بیماری اور تکلیف سے گناہ معاف ہوتے ہیں خلاصہ یہ کہ دُنیا کی

تکلیف فنا ہونیوالی بھی ہے اور نفع سے خالی بھی نہیں ہے بلکہ کچھ نہ کچھ اوسکے اندر نفع ضرور ہوتا ہے بخلاف آخرت کی تکلیفوں سے کہ وہ باقی بھی رہنے والی ہیں کسیطرح ختم نہونگی اور انہیں ہرطرح سے تکلیف ہی تکلیف ہے کسیطرح کا اونمین نفع نہیں. پس اب آپ خودہی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ کونسا آرام حاصل کرنیکے قابل ہے سوظاہر ہے کہ ہر مسلمان (جوکہ اللہ رسول کو سچا جانتا ہے) اس سوال کا یہی جواب دیگا کہ آخرت کا آرام حاصل کرنیکے قابل ہے کیونکہ معلوم ہوچکا ہے کہ آخرت کا آرام توہمیشہ رہنے والا ہے اور اوسکے ساتھ کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں اور دُنیا کا آرام فنا ہونیوالا ہے اور اوسکے ساتھ ہی تکلیفیں بھی موجود ہیں اسیطرح دنیا اور آخرت کی تکلیفون کوبھی دیکھیے کہ انمین کونسی تکلیف زیادہ بچنے کے قابل ہے سوظاہر ہے کہ آخرت کی تکلیف ہمیشہ رہنے والی ہے اور ہرطرح سے تکلیف ہی تکلیف ہے. کوئی اوسکے اندر نفع نہیں اور دنیا کی تکلیف ختم ہوجانے والی ہے اور اوسکے ساتھ کچھ نہ کچھ نفع بھی ہے پس ہر عقلمند فیصلہ کرسکتا ہے کہ آخرت کی تکلیف کے سامنے دُنیا کی تکلیف کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ کہ اوسکے دفع کرنے کا توخیال کیاجاوے اور آخرت کی کلفت سے بچنے کا خیال نہ کیاجاوے اور جان سکتا ہے کہ زیادہ بچنے کے قابل آخرت ہی کی تکلیف ہے۔

(۲) جبکہ معلوم ہوگیا کہ زیادہ تر لائق حاصل کرنیکے آخرت کے آرام ہیں اور زیادہ تر بچنے کے قابل آخرت کی تکلیفیں ہین تواب یہ سمجھنا چاہیئے کہ آخرت کے آرام کس طریقہ سے حاصل ہوسکتے ہیں اور آخرت کی تکلیفون سے کس طرح بچ سکتے ہیں توسمجھ لیجئے کہ آخرت کا نفع جنت ہے اور وہ نیک کام کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے اور آخرت کی تکلیف دوزخ ہے۔ اوس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ گناہون سے بچاجاوے خلاصہ یہ کہ اچھے کامونکو اختیار کیاجاوے اور گناہون سے پرہیز کیاجاوے، اور جو گناہ ہوچکے ہون اون سے توبہ کیجاوے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل نیک کام کرنا لوگوں پر بہت ہی بھاری ہوگیا ہے چنانچہ جو انمین سے بہت بڑے ضروری ہین جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ دیکھا جاتا ہے کہ ان سب کے اندر بھی بیحد سُستی کیجاتی ہے بلکہ ان کو مصیبت سمجھتے ہین یہانتک کہ اخبار مین بھی چھاپ دیا گیا کہ نماز نے ترقی کو روک دیا کیونکہ کافر لوگ یہ سُنکر کہ مُسلمان ہوکر پانچ وقت کی نماز پڑھنی پڑیگی اسلام سے

رُک جاتے ہیں اسلئے اسکو اسلام سے خارج کردیا جاوے۔ تو اسلام کی خوب ترقی ہوگی خدا کی پناہ ان احمقون سے کوئی پوچھے کہ جس اسلام مین نماز نہیں وہ کیا اسلام ہوا اس بیہودہ رائے سے معلوم ہوا کہ ان بیوقوفون پر نماز بہت ہی بھاری ہے۔ دیوبند کے مدرسے مین ایک شخص پڑہنے آئے وہ نماز کے پابند نہ تھے مگر مدرسہ دیوبند مین نماز کی بہت پابندی ہوتی ہے وہ یہ پابندی دیکھکر گھبرائے کیونکہ جب سب طالبعلم نماز پڑہنے جاتے تو انہیں بھی پکڑ کر لیجاتے۔ ایک روز دق ہوکر کہنے لگے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب معراج میں گئے تھے تو وہاں پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہگئی تھین مگر دیوبند مین معلوم ہوتا ہے کہ پچاس کی پچاس ابتک باقی ہیں۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں بیشک نماز بہت ہی بھاری ہے مگر اون لوگون پر جو عاجزی کے ساتھ نماز پڑہتے ہین اسیواسطے مین تو نمازی کو ولی سمجھتا ہون یہ اللہ تعالے کا فضل بھی ہے کہ اوس سے نماز پابندی کے ساتھ ادا ہوجاتی ہے اسیطرح روزہ کو بھی بہت دشوار سمجھتے ہین کانپور میں ایک شخص تھے انھون نے کبھی روزہ ہی نہیں رکھا تھا میں نے انسے کہا تو کہنے لگے کہ میں رکھہ ہی نہیں سکتا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں نے کہا کہ امتحان کیلئے ایک تو رکھو چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا تب معلوم ہوا کہ یہ کتنا غلط خیال تھا کہ مین رکھہ ہی نہین سکتا

(۳) بعض لوگ حج کا نام سنکے وہان کی برائی بیان کرتے ہیں کہ وہان بدو مار ڈالتے ہیں لوٹ لیتے ہیں اور بعضے تو گئے بھی نہیں مگر اورون سے سُن سُنکر وہ بھی برائی بیان کیا کرتے ہیں یہ سب کم ہمتی کی باتیں ہیں میں اونکو قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا ہندوستان میں اس قسم کے واقعے نہیں ہوتے بلکہ اگر وہاں کے مجمع پر نظر کیجاوے تو حق یہ ہے کہ جسقدر واقعات ہونا چاہئیں اتنے بہت کم ہوتے ہیں ہندوستان مین اگر اسکا دسوان حصہ بھی جمع ہوجاتا ہے۔ تو بہتیرے واقعات ہوجاتے ہین ہم یہ نہیں کہتے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدو ونکو لوٹ مار حلال ہے اسلئے کہ وہ دائی حلیمہ سعدیہ کی اولاد ہین یہ تو بالکل لچر بات ہے وہ اگر ایسا کرتے ہین تو زیادہ گنہگار ہوتے ہین۔ لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ ایسے واقعات سنکر حج سے رُک جانا بڑی کم ہمتی کی بات ہے کیا ایسے واقعے یہان نہین ہوتے پھر مجھے بتلادو کہ تم نے کونسا سفر موقوف کردیا ہے اور دنیا کا کونسا کام چھوڑدیا ہے پھر یہ سارے بہانے

حج ہی کے واسطے کیوں سوجھتے ہیں اور تم اسکو بھی یاد رکھو کہ حج کا سفر تو عشق کا سفر ہے عشق کے راستہ میں تو سب کچھ تکلیفیں سہی جاتی ہیں اہیں تو کسی بات سے تکلیف ہونا تعجب ہے آخر دنیا کے محبوب سے ملنے کیلئے کیا کچھ تکلیفیں نہیں اُٹھاتے پھر حقیقی محبوب کے لئے تو جو کچھ تکلیفیں بھی سہی جائیں تھوڑی ہیں۔ ایک بزرگ ایسے باہمت تھے کہ انھوں نے تینتیس حج کئے تھے ایک شخص مولوی منظور احمد صاحب بنگالی تھے مدینہ طیبہ میں رہتے تھے مگر ہر سال حج کیا کرتے تھے اور حج کر کے مدینہ شریف لوٹ جاتے تھے۔

(۴) اسی طرح زکوٰۃ دیتے ہوئے بھی بعض لوگوں کی جان نکلتی ہے۔ چالیس ہزار میں سے جب ایک ہزار روپیہ نکلتا ہے تو اونکو گران گذرتا ہے حالانکہ چالیسواں حصہ بہت ہی کم ہے پہلی امتوں پر چوتھائی حصہ مال کا فرض تھا یہ اللہ تعالےٰ کی مہربانی ہے کہ ہم پر چالیسواں حصہ ہی فرض کیا گیا اور یہ بھی لوگوں پر بھاری ہے حاصل یہ کہ جتنے شرع کے حکم ہیں اون سب میں لوگوں کو گرانی ہوتی ہے جو کرنے کے کام ہیں انہیں گرانی ہو تو زیادہ تعجب نہیں لیکن جن کاموں سے روکا جاتا ہے اُنہیں بھی گرانی ہوتی ہے حالانکہ کرنے سے نہ کرنا آسان ہوتا ہے ہر کام کے کرنے میں تو کچھ دشواری ہوتی بھی ہے لیکن چھوڑنے میں کیا دشواری ہے بلکہ اہیں تو آسانی ہونی چاہیئے۔ دیکھیئے ایک بُری عادت غیبت کی ہے کہ سوائے نقصان کے اہیں کچھ بھی نہیں اور گناہوں میں تو کرنے والے کو کچھ لذت بھی ہوتی ہے اور اہیں تو کچھ لذت بھی نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی ہم لوگوں سے یہ عادت نہیں چھوٹتی۔ غرضکہ شرع کے جتنے بھی حکم ہیں وہ سب کے سب لوگوں پر دشوار ہیں پس اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی اس مشقت اور اس اُلجھن کے مٹانے کیلئے ایک طریقہ نہایت مختصر لفظوں میں بیان فرمایا ہے جس سے اچھے کام کرنا اور بُرے کام چھوڑنا آسان ہو جائیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور بات ٹھیک کہو ان دونوں باتوں پر اگر پوری طرح عمل کر لیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے سب اعمال درست کر دینگے اور تمہارے گناہ بخشدیں گے حاصل یہ کہ آسانی کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں خدا تعالےٰ کا خوف بٹھا لو کیونکہ اس سے دل ٹھیک ہو جائیگا اور زبان سے بیجا بات نہ کہو اس سے امانت اور دیانت اور سچائی پیدا ہوگی اور دنیا و دین کی سب اچھائیاں حاصل ہونگی۔ دشمنی عداوت اور فساد نہ پیدا ہونگے۔ پس جب دل اور زبان دونوں درست کر لوگے تو باقی

کام خدا تعالےٰ خود ہی کر دینگے پھر نہیں کسی قسم کی دشواری نہوگی اب دیکھنا چاہیئے کہ ان دونوں چیزوں کو اعمال کے درست کرنے مین اور گناہوں کے موقوف ہو جانے میں دخل ہے یا نہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا سارا جہاز اور تمام بکھیڑے سب کے سب دل ہی کے خیال پر چل رہے ہیں یہ پہاڑ کی برابر عمارتیں یہ ہرے بھرے باغ یہ طرح طرح کے سامان سبکا انجن یہ دل کا خیال ہی ہے اسیواسطے تو حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑہ ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام جسم درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑتا ہے تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے اور وہ دل ہے جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ دل کے درست ہونے سے تمام عمل درست ہوجاتے ہیں تو دل کا درست کرنا نہایت ضروری ہوا پس اب خیال کرنا چاہیئے کہ دل کی درستی کسطرح ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دل کے متعلق بہت سے کام ہیں تو اگر حق تعالےٰ تمام کاموں کا ایک دم سے حکم دیتے یا فقط اتنا ہی فرما دیتے کہ اپنے دل کو درست کرو اور اوسکے درست کرنے کا طریقہ نہ بتلاتے تو اس صورت میں بھی نفس کو دشواری ہوتی کہ دل کو کسطرح درست کریں مگر اللہ تعالیٰ کی کسقدر رحمت ہے کہ دل کی درستی کا حکم کرکے ساتھ ہی اوسکے درست کرنے کی بھی ترکیب تبلادی اور نہایت آسان وہ یہ کہ صرف ہمارا خوف دلمیں بٹھالو باقی سب ہم درست کر دینگے اور اسمین راز یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ حاکم کا ڈر اگر دلمین بیٹھ جاتا ہے تو اوسکے خلاف کرنے پر ہمت نہیں ہوتی اسیطرح اگر خدا تعالےٰ کا خوف کسی کے دل پر بیٹھ جاتے تو اوس سے گناہ نہ ہونگے اور اعمال کی بھی درستی ہو جاویگی اور پچھلے گناہوں سے توبہ اور آیندہ نہ کرنے کا ارادہ بھی کریگا۔ پس معلوم ہوا کہ دل کے درست ہونے سے جسے تقوی کہتے ہیں اعمال بھی درست ہو جاوینگے۔ اور گناہ ہونے بھی جھٹکارا ہو جاوے گا۔

(۵) اب اسکے بعد سمجھنا چاہیئے کہ خوف سے روکنے والی کیا چیزین ہیں کیونکہ جب تک اونسے نہ بچا جائیگا اسوقت تک خوف دلمیں پیدا نہیں ہوسکتا۔ سو وہ دو چیزین ہیں ایک تو ایمان کا نہونا سو اسکے بارہ میں تو بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین کیونکہ یہاں پر سب لوگ ایمان ہی والے ہیں۔ دوسرے یہ کہ شیطان نے لوگوں کو عام طور پر کاہل اور سست بنا رکھا ہے سب کو یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ میاں جو کچھ کرتا ہے کر لو اخیر عمر مین توبہ کریں گے اللہ تعالےٰ بڑا غفور رحیم ہے۔ (باقی آیندہ)

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ احقر مدعا نگار ہے کہ اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ اصل مدار ثبوت احکام شرعیہ فرعیہ کا نصوص شرعیہ ہیں جنکے بعد اُن کے امتثال اور قبول کرنے میں اُنمیں کسی مصلحت وحکمت کے معلوم ہونے کا انتظار کرنا بالیقین حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ کے ساتھ بغاوت ہے جس طرح دُنیوی سلطنتوں کے قوانین کی وجوہ واسباب اگر کسی کو معلوم نہ ہوں اور وہ اِس معلوم نہ ہونے کے سبب اُن قوانین کو نہ مانے اور یہ عذر کردے کہ بدون وجہ معلوم کئے ہوتے میں اِسکو نہیں مان سکتا۔ تو کیا اس کے باغی ہونے میں کوئی عاقل شبہ کرسکتا ہے۔ تو کیا احکام شرعیہ کا مالک اِن سلاطین دنیا سے بھی کم ہوگیا۔ غرض اسمیں کوئی شک نہ رہا کہ اصل مدار ثبوت احکام شرعیہ فرعیہ کا نصوص شرعیہ ہیں۔ لیکن اسی طرح اسمیں بھی شبہ نہیں کہ باوجود اس کے پھر بھی اُن احکام میں بہت سے مصالح اور اسرار بھی ہیں اور گو مدار ثبوت کا اُنپر نہ ہو جیسا اوپر مذکور ہوا لیکن اونمیں یہ خاصیت ضرور ہے کہ بعض طبائع کے لئے اُن کا معلوم ہوجانا احکام شرعیہ میں مزید اطمینان پیدا ہونے کے لئے ایک درجہ میں معین ضرور ہے۔ گو اہل یقین راسخ کو اسکی ضرورت نہیں لیکن بعض ضعفاء کے لئے تسلّی وقوت بخش بھی ہے۔ (اور اسوقت ایسی طبائع کی کثرت ہے) اسی راز کے سبب بہت سے اکابر وعلماء مثل امام غزالی وخطابی وابن عبدالسلام وغیرہم رحمہم اللہ تعالےٰ

کے کلام میں اس قسم کے لطائف و معانی مذکور بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ ہمارے زمانہ میں تعلیم جدید کے اثر سے جو آزادی طبائع میں آگئی ہے اُس سے بہت سے لوگوں میں ان مصالح کی تحقیق کا شوق اور مذاق پیدا ہوگیا ہے اور گو اس کا اصل علاج تو یہی تھا کہ اُن کو اس سے روکا جاوے (چنانچہ بعض اوقات یہ مذاق مُضر بھی ہوتا ہے) لیکن تجربہ سے ایسوں باستثنار طالبین صادقین کے عام لوگوں کو اس سے روکنے کے مشورہ دینے میں کامیابی متوقع نہیں تھی اس لئے تسہیلاً للطامہ وتیسیراً علی العامہ۔ بعض اہل علم بھی جستہ جستہ اس میں تحریر و تقریر کرنے لگے ہیں اور اگر ان تقریرات و تحریرات میں حدود شرعیہ کی رعایت ملحوظ رکھی جاتی تو اُن کو کافی سمجھکر کسی نئے مجموعہ کی ضرورت نہ ہوتی مگر علوم حقہ و اتباع علوم حقہ کی قلت اور آرار فاسدہ اور اتباع اہوار مختلفہ کی کثرت کے سبب بکثرت اُن میں تجاوز عن الحدود سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ایک ایسی ہی کتاب جس کو کسی صاحب قلم نے لکھا ہے مگر علم و عمل کی کمی کے سبب تمام تر رطب و یابس و غث و سمین سے پُر ہے ایک دوست کی بھیجی ہوئی میرے پاس دیکھنے کی غرض سے آئی ہوئی رکھی ہے۔ اُس کو دیکھکر یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسی کتابوں کا دیکھنا تو عامہ کو مُضر ہے مگر عام مذاق کے بدل جانے کے سبب بدون اس کے کہ اس کا دوسرا بدل لوگوں کو تبلایا جاوے اسکے مطالعہ سے روکنا خارج عن القدرۃ ہے اس لئے اسکی ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک ایسا مستقل ذخیرہ ان مضامین کا جو ان مفاسد سے مبرا ہو ایسے لوگوں کے لئے جمع کیا جاوے تاکہ اگر کسی کو شوق ہو تو اسکو دیکھ لیا کریں کہ اگر مورث منافع نہ ہوگا تو دافع مضار تو ہوگا۔ (البتہ جس طبیعت میں مصالح کے علم سے احکام الٰہیہ کی عظمت و وقعت کم ہو جاوے یا وہ ان کو مدار احکام سمجھنے لگے کہ اُن کے انتفار سے احکام کو منتفی اعتقاد کرے یا اُن کو مقصود بالذات سمجھکر دوسرے طریق سے اُن کی تحصیل کو بجائے اقامت احکام کے قرار دے لے جیسا اوپر بھی ان مضار کی طرف اجمالاً اس قول میں اشارہ بھی کیا گیا ہے "چنانچہ بعض اوقات یہ مذاق مُضر بھی ہوتا ہے" سو ایسے طبائع والوں کو ہرگز اسکے مطالعہ کی اجازت نہیں ہے۔) بہر حال وہ ذخیرہ یہی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ احقر نے غایت بے تعصبی سے

۲

اسمیں بہت سے مضامین کتاب مذکورہ بالا سے بھی جو کہ موصوف بصحت ہیں[1] لے لئے ہیں اور اسمیں احکام مشہورہ کی کچھ کچھ وہی مصلحتیں مذکور ہوں گی جو اصول شرعیہ سے بعید نہ ہوں اور افہام عامہ کے قریب ہوں۔ مگر یہ مصلحتیں نہ سب منصوص ہیں نہ سب مدار احکام ہیں اور نہ ان میں انحصار ہے محض ایک نمونہ ہے اس مبحث میں ہمارے زمانہ سے کسی قدر پہلے زمانہ میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ البالغہ لکھ چکے ہیں۔ سنا ہے کہ ترجمہ اُس کا بھی ہو چکا ہے۔ مگر عوام کو اُس کا مطالعہ مناسب نہیں کہ غامض زیادہ ہو اور اس ہمارے زمانہ میں بھی ایک مصری فاضل ابراہیم آفندی علی المدرس بالمدرسۃ الخدیویہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام اسرار الشریعۃ ہے اور جو ۱۳۲۵ھ میں مصر کے مطبع الوعظ میں چھپی ہے۔ اور اسکے قبل ایک رسالہ حمیدیہ شائع ہو چکا ہے۔ مگر یہ دونوں نئی کتابیں عربی زبان میں ہیں جن میں سے حمیدیہ کا ترجمہ اردو تو کئی سال ہوئے شائع ہو چکا ہے اور اس دوسری کتاب اسرار الشریعۃ کا ترجمہ کاندھلہ میں مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کر رہے ہیں میرے اس مجموعہ کے ساتھ اُن دونوں کتابوں کا مطالعہ کرنا معلومات میں ترقی دیگا۔ اور چونکہ طرز ہر ایک کا جدا ہی اسلئے ایک کو دوسرے سے مغنی نہ سمجھا گیا میں نے ان دونوں کتابوں کا ذکر اس مصلحت سے بھی کیا ہے اور اس لئے بھی کہ میرے اس عمل کو تفرد نہ سمجھا جاوے اور اس تفرد کے شبہ کو صاحب حجۃ اللہ البالغہ نے بھی خطبہ میں اسکی اصل کو کتاب و سنت کے اشارات وضحہ سے نکالکر رفع فرمایا ہے اور بطور مثال کے اسکے بعض بعض ماخذ کو بھی بیان فرمایا ہے اور نام اس کا المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ رکھتا ہوں حق تعالیٰ اس کو اسکے موضوع میں نافع اور ترددات و شکوک فی الاحکام کا دافع فرماوے۔ والسلام

کتبہ اشرف علی عفی عنہ یکم رجب یوم الخمیس ۱۳۳۴ھ

---

[1] اور بہت زیادہ ان مضامین کا حجۃ البالغہ سے ماخوذ نہ تھا جیسا کہ بعد اخذ کے حجۃ اللہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا اور بعض جگہ ہمارے اکابر سے وللہ الحمد علی ان اخذ نا المدیکن من غیر المآخذ ۱۲ منہ

[2] اور تتمیم فائدہ کے لئے بعض دوسری مفید کتب کا بھی پتہ دیتا ہوں جنکا مطالعہ اس موضوع میں بصیرت بڑھاویگا۔ الانتباہات المفیدہ للاحقر۔ العقل والنقل للمولوی شبیر احمد الدیوبندی سلمہ مواعظ ہفت اختر وعظ روح الارواح رسالۃ الحق جو پرچہ ارشاد میں نکلا تھا اکمال التمدن بیب تو مقالے ۱۲ منہ

المصالح العقلیہ کی جلد دوم

کتاب الصوم

انسان کے لئے روزہ مقرر ہونیکے وجوہ

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ اسکی عقل کو اسکے نفس پر غلبہ اور تسلط دائمی حاصل رہے مگر بباعث بشریت بسا اوقات اسکا نفس اسکی عقل پر غالب آتا ہے لہذا تہذیب و تزکیہ نفس کیلئے اسلام نے روزہ کو اصول میں سے ٹھہرایا ہے۔

(۱) روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پورا پورا تسلط و غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) روزہ سے خشیت اور تقوی کی صفت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ خدا تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے لعلکم تتقون ترجمہ یعنی روزہ تم پر اسلئے مقرر ہوا کہ تم متقی بنجاؤ۔

(۳) روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی و مسکنت اور خدا تعالے کے جلال اور اسکی قدرت پر نظر پڑتی ہے۔

(۴) روزہ سے چشم بصیرت کھلتی ہے۔

(۵) دور اندیشی کا خیال ترقی کرتا ہے۔

(۶) کشف حقائق الاشیاء ہوتا ہے۔

(۷) درندگی و بہیمیت سے دوری ہوتی ہے۔

(۸) ملائکہ الہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

(۹) خدا تعالے کی شکر گزاری کا موقع ملتا ہے۔

(۱۰) انسانی ہمدردی کا دلمین ابھار پیدا ہوتا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس نے بھوک اور پیاس محسوس ہی نہ کی ہو وہ بھوکون اور پیاسون کے حال سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے اور وہ رزاق مطلق کی نعمتون کا شکریہ

علی وجہ الحقیقت کب ادا کر سکتا ہے اگرچہ زبان سے شکریہ ادا کرے مگر جبتک اسکے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اُس کی رگوں اور پٹھوں مین ضعف و ناتوانی کا احساس نہو وہ نعمتہائے الٰہی کا کماحقہ شکر گذار نہیں بن سکتا کیونکہ جب کسی کی کوئی محبوب و مرغوب مالوف چیز کچھ زمانہ گم ہوجاوے تو اسکے فراق سے اسکے دل کو اس چیز کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

(۱۱) روزہ موجب صحت جسم و روح ہے چنانچہ قلت اکل و شرب کو اطبا نے صحت جسم کیلئے اور صوفیۂ کرام نے صفائی دل کیلئے مفید لکہا ہے۔

(۱۲) روزہ انسان کیلئے ایک روحانی غذا ہے جو آیندہ جہان مین انسان کو ایک غذا کا کام دیگا۔ جنہون نے اس غذا کو ساتھ نہیں لیا وہ اُس جہان مین بھوکے پیاسے ہون گے اور انیز اُس جہان مین روحانی افلاس ظاہر ہوگا کیونکہ انھوں نے اپنی غذا کو ساتھ نہیں لیا اور یہ بات ماننے کے لائق ہے جبکہ کھانے پینے کی تمام اشیاء خداوند تعالےٰ ہی کے خزانہ رحمت سے انسان کو ملتی ہین تو جن اشیاء کو وہ یہان چھوڑتا ہے انکا عوض وہان ضرور دیگا جو یہاں سے بہتر و افضل ہوگا۔

(۱۳) روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑا نشان ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہوکر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات بھی اسکو بھول جاتے ہیں ایسے ہی روزہ دار خدا کی محبت مین سرشار ہوکر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ غیر اللہ کیلئے جائز نہیں ہے۔

ماہ رمضان مین روزہ رکھنے کی خصوصیت کی وجہ

ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی وجہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم مین یہ فرمائی ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ترجمہ یعنی ماہ رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جسمین قرآن کریم نازل ہوا۔

پس چونکہ رمضان مین قرآن کریم نازل ہوا لہذا یہ مہینہ برکات الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے اسلئے اس میں روزہ رکھنے سے اصل غرض جو لعلکم تتقون مین مذکور ہے بوجہ

اکمل حاصل ہو جاتی ہے۔

ماہ رمضان مین ختم قرآن مسنون ہونیکی وجہ

اس مہینہ مین قرآن کریم کا ختم کرنا اسوجہ سے مسنون ہے کہ قرآن کریم کا نزول اسی مہینہ مین ہوا ہے پس جو شخص اس مہینہ مین قرآن کریم کو ختم کرتا ہے وہ ساری اصلی اور ظلی برکات کا وارث ہو جاتا ہے وجہ یہ کہ ماہ رمضان ساری اسلامی برکات وخیرات کا جامع ہے ہرایک دینی برکت اور خیر جو تمام سال مین کسی کو ملتی ہے وہ اس عظیم الشان ماہ کی برکات وخیرات کے راستہ سے آتی ہے اس مہینہ کی جمعیت سارے سال کی جمعیت کا باعث ہوتی ہے اور اس مہینہ کا تفرقہ سارے سال کے تفرقہ کا سبب ہوتا ہے کیونکہ منبع خیرات وبرکات مصلح عالم اصغر واکبر یعنی قرآن کریم کا قدوم میمنت لزوم ونزول اسی مہینہ میں ہوا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ ترجمہ یعنی رمضان کا وہ مہینہ ہے جسمین قرآن کریم اُتارا گیا۔

تعجیل افطار روزہ وتاخیر سحر کی وجہ

ہر عمل کو اپنے اپنے مناسب وقت وموقع پر بجالانا اعتدال ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی ابتداء وانتہاء کی حد عملی بیان نہ فرماتے تو بعض لوگ عشا تک روزہ افطار نہ کرتے یا ابتدار عمل کی حد کو مقدم کردیتے اور پھر انکی تقلید سے عام بندونکو تکلیف پہنچتی۔

رات کو روزہ مقرر نہ ہونے کی وجہ

چونکہ رات کا وقت بالطبع ترک شہوات ولذات کا ہے لہذا اگر رات کا وقت روزہ کے لئے قرار دیا جاتا تو عبادت کو عادت سے اور حکم شرع کو مقتضائے طبع سے امتیاز نہ ہوتا اسی واسطے نماز تہجد اور وقت تلاوت اور مناجات شب کو قرار دیا گیا۔

ہرسال میں ایک مہینہ روزون کیلئے مخصوص ہونیکی وجہ

(۱) چونکہ روزہ کی روزانہ پابندی ہمیشہ کے لئے تمام لوگون سے باوجود تدابیر ضروریہ

اور اشتغال باہل و اموال ممکن نہ تھی لہذا یہ ضروری ہوا کہ کچھ زمانے کے بعد ہر مرتبہ ایک مقدار معین کا اہتمام والتزام کیا جائے جس سے قوت ملکی کا ظہور ہو جائے اور اس سے پیشتر جو اسمین کمی ہوئی ہے اس سے اسکا تدارک ہو جائے اور اسکا حال اس گھوڑے کا سا ہو جاوے جسکی پچھاڑی اگاڑی میخ سے بندھی ہوتی ہے اور وہ دو چار بار ادہر اودہر لاتیں چلا کر پھر اپنی اصلی تھان پر آکھڑا ہوتا ہے۔

(۲) یہ بات ضروری ہے کہ روزہ کی ایک مقدار مقرر کیجائے تاکہ کوئی شخص اسمین افراط و تفریط نہ کر سکے لہذا امور مذکورہ کے لحاظ سے یہ بات ضروری ہوئی کہ ایک مہینہ تک ہر دن برابر کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے نفس کو باز رکھنے کے ساتھ روزہ کا انضباط کیا جائے کیونکہ ایک دن سے کم مقدار کا مقرر کرنا تو ایسا ہے جیسا کہ دوپہر کے کھانے کو کچھ دیر کرکے کھانا اور اگر رات کو ان امور کے ترک کرنے کا حکم دیا جاتا تو لوگ اسکے عادی نہیں ہوتے اسکی وجہ سے انکو کچھ پروانہ ہوتی اور ہفتہ اور دو ہفتہ ایسی قلیل مقدار ہے جس کا نفس پر چنداں اثر نہین ہوتا اور دو مہینہ کی ایسی مقدار ہے کہ اسمین آنکھیں گڑ جاتیں اور نفس تھک کر رہ جاتا ان امور سے روزہ کے لئے یہ بات ضروری ہوئی کہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک دن کا انضباط کیا جائے کیونکہ عرب اسیکو دن شمار کرتے ہیں۔

(۳) چونکہ روزہ تمام قسم کے نفسانی زہروں کے دفع کرنیکے واسطے ایک طرح کا تریاق ہے اور اسمین طبیعت کو تکلیف بھی ہوتی ہے لہذا بقدر ضرورت اسکی ایک معین مقدار ہونی چاہیئے جو کہ نہ اتنی کم ہو جس سے کچھ فائدہ ہی نہ ہو اور نہ اسقدر افراط کر دیجائے کہ اس سے اعضا میں ضعف آجائے اور دلی فرحت جاتی رہے اور نفس کمزور ہو جائے اور انسان بالآخر اس محنت سے قبر ہی میں جلدی نہ چلا جائے اور یہ معتدل مقدار وہی ہے جو مشروع ہوئی۔ پھر کھانے پینے مین کمی کرنے کے دو طریقے ہین ایک تو یہ کہ مقدار مین تھوڑا سا استعمال کرے یہ طریقہ تو عام قانون کے تحت مین بمشکل آسکتا ہے اسلئے کہ لوگونکے مختلف درجہ ہیں کوئی تھوڑا کھاتا ہے کوئی اس سے زیادہ کھاتا ہے اور جتنے طعام سے ایک شخص سیر ہو جاتا ہے دوسرا بھوکا رہتا ہے سو اسمین انضباط نہ ہوتا اور ہر شخص بہت کھا کر کہدیتا کہ مین تو اپنی بھوک سے

کم کھایا ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ کھانیکے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے وہ معمول سے زیادہ ہو
یہی طریقہ شریعت میں معتبر ہے کیونکہ تمام صحیح المزاج آدمیوں کا اسپر اتفاق ہے چنانچہ لوگ
عام طور سے صبح وشام دو مرتبہ کھاتے ہیں یا دن رات میں ایک ہی بار کھاتے ہیں باقی یہ نہیں
ہوسکتا کہ روزانہ لوگوں کو کم کھانے کی تکلیف دیجائے مثلاً کہا جاوے کہ تم لوگ اسقدر کھایا
کرو کہ حیوانیت مغلوب رہے ایسا حکم دینا موضوع شریعت کے خلاف ہے مثل مشہور ہے۔
کہ جو بھیڑیئے کو چرواہا بنائے وہ خود ظالم ہے ہاں غیر واجبات میں ایسا کرنا نامناسب نہیں۔
پھر یہ بھی لازم ہے کہ وہ فاصلہ اتنی دیر کا نہ ہو کہ اس سے نقصان پہنچے اور قوت کا استیصال
ہوجائے مثلاً تین رات دن برابر بھوکا رہنے کا حکم ہوتا اسلئے کہ یہ موضوع شریعت کے خلاف
ہے اور ہر ایک کو اسکی تکلیف نہیں دیجاسکتی اور یہ بھی ہونا چاہیئے کہ بھوکے پیاسے رہنے کیلئے
بار بار کی بھی قید ہو تاکہ ریاضت اور اطاعت کا مادہ پیدا ہو ورنہ ایک بار بھوکے رہنے سے
خواہ وہ کیسی ہی قوی اور سخت بھوک ہو کیا فائدہ ہوگا۔

۸ ان مقدمات کے تسلیم کرنے پر ماننا پڑیگا کہ روزہ پورے دن بھر کا کامل ایک مہینہ
تک ہونا چاہیئے کیونکہ دن بھر سے کم تو ایسا ہے کہ دن کا کھانا ذرا تاخیر کرکے کھایا جاوے۔
اور اکثر لوگوں کی عادت بھی ہوتی ہے کہ رات کے کھانے کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور ایک
دو ہفتہ بہت تھوڑی مدت ہے جسکا اثر نہیں ہوسکتا اور دو مہینہ تک روزہ رکھنے سے طبیعت
بہت کمزور ہوجاتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا۔

(۴) چونکہ روزہ کے قانون کو عام ہونا چاہیئے اسلئے کہ اسمیں سب کی اصلاح وتہذیب
مقصود ہے لہذا ہر شخص اسبات کا مجاز نہ ہو کہ جس مہینے میں آسانی سمجھے روزہ رکھ لے اسلئے
کہ اسمیں باب معذرت کے وسیع ہوجانے کا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے انسداد کا
اور اسلام کی ایک عظیم الشان عبادت میں سُستی ہوجانیکا اندیشہ ہے۔

(۵) مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ کا ایک وقت میں کسی ایک چیز کی پابندی کرنے سے
ایک دوسرے کو اس کام میں مدد ملے گی آسانی ہوگی اور کام کرنے کی ہمت پیدا ہوگی۔

(۶) ایک کام کو ایک ہی وقت میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا (باقی آئندہ)

بقیہ ربع اول از دفتر ثالث کلید مثنوی[عہ]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرح حبیبی

افتادن شغال در خم رنگ و رنگین شدن و دعوے طاؤسی نمودن در میان شغالان دیگر

آن شغالے رفت اندر خم رنگ ۔ اندر آن خم کرد یک ساعت درنگ

پس بر آمد پوستش رنگین شدہ ۔ کہ منم طاؤس علییّن شدہ

پشم رنگین رونق خوش یافتہ ۔ ز آفتاب آں رنگہا بر تافتہ

دید خود را سرخ و سبز و بور و زرد ۔ خویشتن را بر شغالاں عرضہ کرد

جملہ گفتند اے شغالک حال چیست ۔ کہ ترا در سر نشاطے ملتویست

عہ اس دفتر ثالث کے شروع سے اس بقیہ تک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر سے طلب فرما سکتے ہیں ۱۲

ازنشاط از ما کرانہ کردۂ　　این تکبر از کجا آوردۂ

یک شعالے بیش وشد کالے غلاں　　شید کردی تا شدی از خوش دلاں

شید کردی تا بہ ممبر بر جہی　　تا ز لاف این خلق را حسرت دہی

بس بجوشیدی ندیدی گرمیٔ　　پس ز شید آوردۂ بے شرمیٔ

صدق و گرمی خود شعار اولیاست　　باز بے شرمی پناہ ہر دغاست

۲ کالتفات خلق سوئے خود کشند　　کہ خوشیم و از درون بس ناخوشند

لے بنے ہوئے عارف تیری ایسی مثال ہے　جیسے ایک گیدڑ رنگ کے مٹکے میں جا گھسا وہ اسمیں تھوڑی دیر ٹھیرا تاکہ خوب رنگ چڑھ جائے اُس کے بعد نکلا تو اُسکی کھال رنگین ہو گئی تھی اور دعوٰے کرتا تھا کہ میں جنت کا مور ہوں اُسکی اون سے رنگین ہو کر ایک عجیب چمک دمک پیدا ہو گئی تھی دھوپ کی آمیزش سے مختلف رنگ چمکنے لگے تھے جب اُس نے اپنے آپ کو کبھی سرخ اور کبھی سبز اور کبھی گلابی اور کبھی زرد دیکھا تو اُسنے اپنے کو گیدڑوں کے سامنے پیش کیا۔ اُسکو عجیب خوشی میں دیکھکر گیدڑوں نے کہا کہ اے گیدڑ کیا حال ہے کہ تیرے سر میں خوشی پیچ وتاب کھا رہی ہے اور مارے خوشی کے تو ہم سے الگ ہو گیا ہے یہ تکبر تو کہاں سے لے آیا۔ ایک گیدڑ نے آگے بڑھکر کہا کہ ارے فلاں تو نے فریب لگا رکھا ہے اور اس فریب سے تو خوش ہو رہا ہے پس لے بنے ہوئے عارف تو نے بھی بہروپ بھر لیا ہے تاکہ ممبر پر سردار ہو کر بیٹھے اور اپنے دعوؤں کی لوگوں کے دلوں میں حسرت پیدا کرے تو بدون گرمی محبت کے بہت کچھ جوش وخروش دکھلاتا ہے ۔ اور

مکر سے یہ بے شرمی اختیار کی ہے۔ سچائی اور سوزش درونی اہل اللہ کا شعار ہے نہ کہ تیرا بلکہ تو بے شرمی سے اپنی دغابازی کو چھپاتا ہے اس لئے کہ بے شرمی دغابازوں کی پشت و پناہ ہے دغاباز بے شرمی کے سہارے پر دھوکا اس لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری حالت بہت اچھی ہے۔ حالانکہ اُن کی اندرونی حالت بالکل تباہ ہوتی ہے۔

شرح شبیری

ایک گیدڑ کا رنگ کے مٹکے میں گر پڑنا اور رنگین ہو جانا اور پھر گیدڑوں میں جاکر طاؤس ہونیکا دعویٰ کرنا

۳

آں شغالک رفت اندر خم رنگ　　اندر اں خم کرد یک ساعت درنگ

یعنی ایک ذرا سا گیدڑ رنگ کے مٹکے میں گر پڑا اور اُس مٹکے میں کچھ دیر رہا یعنی مٹکے میں کچھ دیر لگی

پس بر آمد پوستش رنگیں شدہ　　کہ منم طاؤس علیین شدہ

یعنی پھر وہ نکلا اس حال میں کہ اُس کی کھال رنگین ہو گئی تھی۔ اور کہہ رہا تھا کہ میں طاؤس جنت ہو گیا ہوں۔

پشم رنگیں رونق خوش یافتہ　　آفتاب آں رنگہا بر تافتہ

یعنی رنگین اون نے خوب رونق پائی تھی اور آفتاب نے اُن رنگوں کو اور چمکا دیا تھا۔

دید خود را سرخ و سبز و بور و زرد　　خویشتن را بر شغالاں عرضہ کرد

یعنی اُس نے اپنے کو سُرخ سبز اور گلابی اور زرد دیکھا تو اپنے کو گیدڑوں کے سامنے پیش کیا۔

جملہ گفتند اے شغالک حال چیست — کہ ترا در سر نشاطے ملتویست

یعنی سب گیدڑوں نے کہا کہ اے گیدڑ یہ کیا حال ہے کہ تیرے سر میں ایک خوشی لپٹی ہوئی ہے۔ یعنی آج تو بہت خوش معلوم ہوتے ہو۔

از نشاط از ما کرانہ کردۂ — ایں تکبر از کجا آوردۂ

یعنی نشاط کے مارے ہم سے کنارہ کیا ہے تو نے تو یہ تکبر کہاں سے لایا ہو یہ تو سب نے اعتراض کیا اور

یک شغالے پیش او شد کاے فلاں — شید کردی تا شدی از خوش دلاں

یعنی ایک گیدڑ اس کے آگے آیا کہ اے فلانے تو نے مکر کیا ہو تاکہ خوش دلوں سے ہو جاوے

شید کردی تا بہ منبر بر جہی — تا ز لاف ایں خلق را حسرت دہی

یعنی تو نے مکر کیا ہے تاکہ ممبر پر کودے اور تاکہ شیخی سے اُن لوگوں کو حسرت دے یعنی جبکہ تو ایسے دعوے کریگا تو سب کو حسرت ہوگی کہ افسوس ایسے ہم نہ ہوئے تو تو نے اس لیئے یہ مکر کیا ہو کہ تو سب سے بڑا بنے اور سب پر حکومت کرے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گیدڑ کچھ عارف تھا اور کہا کہ

بس بجوشیدی ندیدی گرمئے — پس ز شید آوردۂ بے شرمئے

یعنی تو بہت کودا اور اُچھلا مگر کوئی گرمی نہ دیکھی تو اب مکر سے بے شرمی لایا ہو مطلب یہ کہ اول تو خوب اُچھلا کودا اگر کوئی حرارت قلب کے اندر پیدا نہ ہوئی تو اب بے شرم ہو کر یہ مکر کیا ہو تاکہ اگر سچا حال نہیں ہو تو حال کاذب ہی سے لوگوں کو پہناوے۔

صدق و گرمی خود شعار اولیاست — باز بے شرمی پناہ ہر دغاست

یعنی صدق اور حرارت قلب تو خود اولیاء کرام کا شعار ہے اور پھر بے شرمی ہر دغا باز کی پناہ ہے یعنی جو دغا باز ہے وہ بے شرم ہو کر دعوے کرے پس پھر کیا ہے سب کچھ حاصل ہے سب لوگ بزرگ ہی سمجھیں گے۔ اللہ رے بے شرمی تیرا ہی راج ہے۔

کالتفات خلق سوئے خود کشند — کہ خوشیم و از درون بس ناخوشند

یعنی تاکہ التفات خلق کو اپنی طرف کھینچیں کہ ہم خوش ہیں حالانکہ اندر سے بہت ناخوش ہیں مطلب یہ کہ وہ بے شرمی کر کے اپنے کو مخلوق کے آگے خوش ظاہر کرتے ہیں مگر ان کا دل تو خراب ہے اور وہ دل سے ناخوش ہیں۔ آگے ایک شخص کی حکایت لاتے ہیں کہ وہ اپنی مونچھوں پر چربی لگا کر لوگوں میں شیخی کیا کرتا تھا۔ کہ میں نے پلاؤ کھایا ہے زردہ کھایا ہے اور اندر سے بھوکا ہوتا تھا۔ آخر کار ایک روز اسکی بھی قلعی کھل گئی تو اسی طرح جو لوگ کاذب ہیں وہ ظاہر میں تو بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں مگر اندر سے دیکھو تو ایسے الااحمق کہ الامان والحفیظ اب حکایت سنو۔

شرح حبیبی

پوست دنبہ یافت ہر دو مستہان	ہر صباح او چرب کردے سبلتان
درمیان منعمان رفتے کہ من	لوت چربے خوردہ ام در انجمن
دست بر سبلت نہادے در نوید	رمز یعنی سوئے سبلت بنگرید

کاین گواہ صدق گفتار من است	وین نشان چرب و شیرین خوردنست
آشکش گفتے جواب بے طنین	کہ اباد اللہ کید الکافرین
لاف تو ما را بر آتش بر نہاد	کان سبال چرب تو برکندہ باد
گر نبودے لاف زشتت اے گدا	یک کریمے رحم افگندے بما
ور نمودے عیب و کم کردے جفا	ہم بدے مہمانئے یک آشنا

٦

راست گر گفتے و کج کم باختے	یک طبیبے دارو ما ساختے
گفت حق کہ کج مجنبان گوش و دم	ینفع الصادقین صدقہم
کہف اندر کثر مجنب اے محتلم	آنچہ داری وانما و فاستقم
ور نگوئی عیب خود بارے خمش	از نمایش وز دغل خود را مکش
بر سبال چرب خود تکیہ مکن	زانکہ گربہ برد دنبہ بے سخن
گر تو نقدے یافتی مکشا دہان	ہست در رہ سنگہائے امتحان

سنگہائے امتحاں را نیز پیش — امتحانہا ہست در احوال خویش

گفت یزداں از ولادت تا بہ حین — یفتنون فی کل عام مرتین

امتحاں بر امتحانست اے پسر — ہیں بکمتر امتحاں خود را مخر

امتحانات قضا ایمن مباش — ہاں ز رسوائی بترس اے خواجہ تاش

بلعم باعور و ابلیس لعین — ز امتحان آخریں گشتہ مہین

زانکہ بودند ایمن از مکر خدا — کامتحانہا رفت اندر ما مضےٰ

عاقبت رسوائی آمد حال شاں — ہم شنیدہ باشی از احوال شاں

کانچہ پنہاں می کند پیدا اش کن — سوختست ما را اے خدا رسواش کن

او بدعوائے میل دولت میکند — معدہ اش نفریں سبلت میکند

لاف واداد کرمہا می میکند — شاخ رحمت را ز بن بر میکند

جملہ اجزائے تنش خصم ویند — کز بہائے لاف ایشاں در ویند

راستی پیش آر یا خاموش کن | وانگهان رحمت به بین و نوش کن

واین شکم خصم سبال او شده | دست پنهان در دعا اندر زده

کای خدا رسوا کن این لاف لئام | تا بجنبد سوی ما رحم کرام

مستجاب آمد دعای آن شکم | سوزش حاجت بزد بیرون علم

گفت حق گر فاسقی و اهل صنم | چون مرا خوانی اجابتها کنم

۸ تو دعا را سخت گیر و می شخول | عاقبت برهاندت از دست غول

چون شکم خود را بحضرت در سپرد | گربه آمد پوست را دنبه ببرد

از پی دنبه دویدند او گریخت | کودک از ترس عتابش رنگ ریخت

آمد اندر انجمن آن طفل خرد | آبروی مرد لافی را ببرد

گفت آن دنبه که هر صبحی بدان | چرب می کردی لبان و سبلتان

گربه آمد ناگهانش در ربود | بس دویدیم و نکرد آن جهد سود

(باقی آئندہ)

التشرف بمعرفة احادیث التصوف

سعہ ترجمہ مسمی بہ

تکمیل التصرف فی تسہیل التشرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبعد فھذہ تحقیق عدۃ احادیث مما
اشتھرت علی السنۃ الصوفیۃ فی خطبھم
وانتشرت فی کتبھم + التی ربما یحکم
المتقشف علی اکثرھا بالوضع + لعدم
معرفۃ السند او توھم کون مدلولہ
مباینا للشرع + وھذا الاخیر تیکفل بالبحث
عنہ الدرایۃ + وانما قصدی فی ھذہ
الکراسۃ ھو التحقیق من حیث الروایۃ +
واصل ماخذھا تخریج احادیث الاحیاء
للامام العراقی + ثم بعض الاسفار الاخر
للباقی + وحیث لم اصرح بالماخذ فھو
الاول + وفی الباقی اذکر المعول + وربما
تجد الضعف فی بعض ھذہ الروایات +
لکنہ لا یضر لتشیید اصل المقصود منھا
بالصحاح بل بالآیات + کما لا یخفی علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ یہ تحقیق ہے چند ایسی حدیثوں کی جو حضرات
صوفیہ کی زبانوں پر انکی تقریرات میں مشہور ہیں اور
اُن کی کتابوں میں شائع ہیں جن کے اکثر حصہ کو خشک
متشدد موضوع کہدیتا ہے۔ یا تو سند معلوم نہ ہونے کے
سبب یا اسکے مضمون کو مخالف شرع خیال کرنیکے سبب
اور اس امر اخیر سے بحث کرنے کا ذمہ دار تو علم درایت ہے
باقی میرا مقصود اس جزو میں صرف روایت کی حیثیت
سے تحقیق کرنا ہے۔ اور اصل ماخذ اس جزو کا تخریج
احادیث الاحیاء للامام العراقی ہے۔ اور اسکے بعد اور
بھی بعض کتابیں ہیں باقی احادیث کے لئے۔ اور جس
جگہ ماخذ کی تصریح نہ کروں وہاں ماخذ پہلی کتاب ہی یعنی
تخریج اور باقی احادیث میں ماخذ کو جس پر اعتماد کیا گیا ہے ذکر
کرونگا۔ اور بعض اوقات ان روایات میں سے بعض میں ضعف
بھی پاؤگے مگر وہ ضعف اسلئے مضر نہ ہوگا کہ ان روایات کے مسئلہ
اصل مقصود کو احادیث صحیحہ بلکہ آیات قرآنیہ مؤید ہیں جیسا کہ

من مارس الفن + اذا كان ممن قد احسن
الله تعالى اليه بالفهم ومن + ويزيده
وضوحا يزيل منه الشكوك + النظر فى
رسالتى حقيقة الطريقة من السنة الانيقة
ومسائل السلوك من كلام ملك الملوك
لاشتراك الثلثة فى المقصود الاصل +
وان كان بعض الخصوصيات اوقع بينها
الفصل + وهوان المنظور اليه فى الرسالتين
اثبات الفروع بالاصول + وفى هذه الرسالة
اثبات نفس الاصول بالمنقول + هذا
هو الذى ذكرته استقلالًا وقصدًا +

۲

ومع هذا ليس بعد ان اورد فى مطاوى
المقصد غير احاديث الاحياء القسمين
الآخرين تبعا وطردا + احدهما ما يثبت
به بعض المسائل المشهورة + وان لم تكن
تلك الروايات فى صحف الفن مسطورة
وعلى السنة اهله مذكورة + وثانيهما
ما اصله لم يوجد + ذكرته عسى ان
يظفر به احد + وسميتها بالتشرف
بمعرفة احاديث التصوف + ربنا تقبل
منا انك انت السميع العليم + وتب علينا

فن کی مزاولت کرنیوالے پر مخفی نہیں۔ جبکہ وہ ایسا شخص ہو
جسپر حق تعالیٰ نے فہم صحیح کا احسان اور امتنان فرمایا ہو۔
اور اس دعوے کا (کہ اصل مقصود ان روایات ضعیفہ کا قرآن و
حدیث سے ثابت ہے) وضوح میرے ان دو رسالوں میں نظر کرنے
سے اور زائد ہو جاتا ہے ایک حقیقۃ الطریقہ دوسرا مسائل السلوک
کیونکہ اصل مقصود میں تینوں رسالے مشترک ہیں اگرچہ بعض
خصوصیات سے تینوں میں فرق بھی ہے وہ یہ کہ رسالہ حقیقۃ الطریقہ
و مسائل السلوک میں اصل ملحوظ مسائل کا اثبات ہے احادیث سے
(اور احادیث کی تخریج تبعًا ہے) اور اس رسالہ میں اصل ملحوظ خود
احادیث کا اثبات ہے اسانید سے (اور تفریع مسائل ضمنًا ہے) او
احادیث کا وہ ذخیرہ جسکو میں نے استقلالًا و قصدًا ذکر کیا ہے وہ
تو یہی حصہ مذکور ہے (کہ صوفیہ میں مشہور بھی ہے اور سندًا بھی ثابت
ہے) باقی کچھ بعید نہیں جو اس مقصود کے درمیان درمیان باستثنار
احادیث احیاء کے (کہ انکے ساتھ اور کوئی قسم نہ آویگی) اور دو
قسمیں بھی تبعًا و استطرادًا کہیں کہیں ذکر کردوں ایک وہ روایات
جن سے بعض مسائل مشہورہ فن کے ثابت ہوتے ہیں مگر وہ روایات فن
کی کتابوں میں (من حیث الاستدلال علی المسائل) مذکور نہیں اور نہ
(مذکور ہونیکی حیثیت سے) اہل فن کی بانوں پر دائر ہیں اور دوسری قسم وہ روایات
جنکی اصل نہیں ملی ان دوسری قسم کو اسلئے ذکر کردیا کہ ممکن ہے کسی کو
اسکی اصل ملجاوے (اور وہیں ملحق کردے) اور میں نے اس مجموعہ کا نام
"تشرف بمعرفۃ احادیث التصوف" رکھا۔ اے ہمارے پروردگار

انك انت التواب الرحيم ۔

تنبيهان الاول قال العراقي رح حيث عزوت الحديث لمن خرجه من الائمة فلا اريد ذلك اللفظ بعينه بل قد يكون بلفظه وقد يكون بمعناه او باختلاف على قاعدة المستخرجات اه

الثاني قد يشير العراقي في التخريج الى من ينسب اليهم الحديث من المخرجين بطريق الرمز بالحروف فيشير الى البخاري بلفظ خ والى مسلم م والى الترمذي ت والى النسائي ن والى ابن ماجه ه والى ابي داؤد د والى ما رواه البخاري و المسلم متفق عليه والى الدارقطني قط والى الطبراني في الاوسط طس وفي الاصغر طص والى البيهقي هق والى ابن حبان حب والى العقيلي عق والى الحاكم ك

كتاب العلم من ربع عبادات الاحياء

الحديث طلب العلم فريضة على كل مسلم ابن ماجه من حديث انس وضعفه احمد والبيهقي وغيرهما ۔

بیشک آپ بڑی توجہ فرمانیوالے اور بڑی رحمت والے ہیں

تنبیہ اول ۔ عراقی رح نے فرمایا ہے کہ میں جہاں حدیث کو کسی امام کیطرف منسوب کرونگا جسنے اسکی تخریج کی ہے تو میری مراد بعینہ وہ لفظ نہیں بلکہ کبھی یہ نسبت باعتبار لفظ کے ہوتی ہے اور کبھی باعتبار معنے کے یا باعتبار اختلاف کے جیسا مستخرجات کا قاعدہ کا ہے ۔

تنبیہ دوم ۔ جن مخرجین کیطرف حدیث منسوب ہے عراقی کبھی تخریج میں ان لوگونکی طرف حروف سے اشارہ کرتے ہیں پس بخاری کیطرف خ سے اشارہ کرتے ہیں اور مسلم کیطرف م سے اور ترمذی کیطرف ت سے اور نسائی کیطرف ن سے اور ابن ماجہ کیطرف ہ سے اور ابوداود کیطرف د سے اور جسکو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے اسکی طرف لفظ متفق علیہ سے اور دارقطنی کیطرف قط سے اور طبرانی کی اوسط کیطرف طس سے اور اصغر کیطرف طص سے اور بیہقی کیطرف ھق سے اور ابن حبان کیطرف حب سے اور عقیلی کیطرف عق سے اور حاکم کی طرف ک سے ۔

کتاب العلم ربع عبادات احیاء سے

حدیث علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حدیث انس سے ۔ اور اسکو احمد و بیہقی وغیرہما نے ضعیف کہا ہے ۔

فضل العلم ووجوبہ

الحدیث اطلبوا العلم ولو بالصین ابن عدی والبیہقی فی المدخل والشعب من حدیث انس قال البیہقی متنہ مشہور واسانیدہ ضعیفۃ۔

حدیث علم کو طلب کرو اگرچہ وہ چین میں ملے ابن عدی اور بیہقی نے مدخل اور شعب میں انس کی حدیث سے روایت کیا بیہقی نے کہا کہ یہ متن تو مشہور ہے مگر اسنادیں اسکی ضعیف ہیں **ف** اور ضعف کے شبہ کا جواب خطبہ میں ہو چکا ہے اس عبارت میں اور بعض اوقات ان روایات میں سے بعض میں ضعف بھی پاؤگے۔

الحدیث الدال علی الخیر کفاعلہ الترمذی من حدیث انس وقال غریب ورواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ عن ابی مسعود البدری بلفظ من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ اھ۔ الاحادیث الثلثۃ تدل علی فضل التعلم والتعلیم وفیہ اصلاح لجہلۃ الصوفیۃ من ذمہم العلم وعدہ حجابا۔

حدیث اچھی بات بتلانیوالا ایسا ہی ہے جیسا اسکا کرنیوالا روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث انس سے اور کہا کہ یہ غریب ہے اور اسکو مسلم وابوداؤد وترمذی نے مع تصحیح ابومسعود بدری سے اس لفظ سے روایت کیا ہے من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ اسمیں کفاعلہ کی تفسیر بھی ہوگئی کہ تشبیہ اجر میں ہے یہ تینوں حدیثیں علم سیکھنے اور سکھلانے کی فضیلت پر دال ہیں اور اسمیں جہلا صوفیہ کی اصلاح ہے جو علم کی مذمت کیا کرتے ہیں اور اسکو مقصود کا حجاب سمجھتے ہیں۔

الحدیث دع ما یریبک الی ما لا یریبک الترمذی وصححہ والنسائی وابن حبان من حدیث الحسن بن علی۔

حدیث جو چیز تجھ میں کھٹک پیدا کرے اسکو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو کھٹک نہ پیدا کرے روایت کیا اسکو ترمذی نے مع تصحیح کے اور ابن حبان نے حدیث حسن بن علی سے۔

ذوق سلیم کا معتبر ہونا

الحدیث استفت قلبک وان افتوک احمد من حدیث وابصۃ اھ دل الحدیثان علی اعتبار الذوق والوجدان ممن لہ کمال الایمان + فیما تزاحم فیہ الدلیلان + وہو کالطبعیات لاہل العرفان +

حدیث اپنے دل سے فتوی لے اگرچہ فتوی دینے والے تجھ کو فتوی بھی دیدیں روایت کیا اسکو احمد نے حدیث وابصہ سے **ف** دونوں حدیثیں اسپر دال ہیں کہ ذوق وجدان بھی معتبر چیز ہے ایسے شخص کا جسکو ایمان کامل حاصل ہو اور وہ ایسے امور میں معتبر ہے جنمیں دو دلیلیں متعارض ہوں اور یہ (عمل بالوجدان) عارفین میں مثل عادات طبعیہ کے ہے۔

(باقی آئندہ)

حضرت حکیم الامۃ محی السنۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی

کے مضامین کا خزینہ

علمی اور مذہبی ماہواری رسالہ

الہادی

علوم دینیہ کے شائقین کو مژدہ سنایا جاتا ہے کہ مواعظ حسنہ اور حدیث و تصوف اور علوم عقلیہ کا جامع رسالہ جو ہر ماہ قمری کی تیسری تاریخ کو کتب خانہ اشرفیہ دہلی سے شائع ہوتا ہے جسمیں حسب ذیل مضامین رہتے ہیں

التادیب والتہذیب ترجمہ ترغیب و ترہیب جسمیں صحیح احادیث سے اعمال کی فضیلت اور گناہوں کی مذمت مفصل بیان کی گئی ہے جسکو دیکھکر یا سنکر ہر انسان کا دل طاعت کی جانب مائل ہوتا ہے اور گناہونکو چھوڑ دیتا ہے

تسہیل المواعظ جسمیں حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مد فیوضہم کے مواعظ حسنہ کو ایسا آسان کر دیا گیا ہے کہ ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ جلد دوم جسمیں حضرت مولانا موصوف دام فیضہم نے احکام شرعیہ کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں جسکا مطالعہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور نو تعلیم یافتہ حضرات کو خصوصاً نہایت ضروری اور بے حد مفید ہے۔

کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق تو کچھ کہنے ہی کی حاجت نہیں جو حصے اس کے چھپ چکے ہیں وہ اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔

التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف۔ اس میں مولانا مدظلہم نے ان احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو السنہ صوفیہ پر یا رسائل تصوف میں مذکور ہیں۔ یہ کتاب نہایت شاندار ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ رسالہ ہذا کے لئے حضرت والا نے اس کا ترجمہ فرما دیا جسمیں مسائل تصوف کی تقریر بھی کی گئی ہے۔ جو لوگ مولانا مدظلہم کی تحقیق تصوف سے واقف ہیں۔ وہ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس بے نظیر کتاب میں کیا کچھ بیش بہا جواہرات علمیہ ہونگے۔

باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ صرف عہ ہے۔

(مدیر)

اصول و مقاصد رسالہ ہذا اور ضروری اطلاعین

(۱) رسالہ ہذا کا مقصود امۃ محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح ہے۔

(۲) اس رسالہ کو مناظرہ و مباحثہ و سیاسی امور سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

(۳) کوئی مضمون مسلک اہل حق کے خلاف شائع نہ ہوگا۔

(۴) یہ رسالہ ہر قمری مہینے کی تیسری تاریخ کو انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہوا کریگا۔

(۵) کسی ماہ کا رسالہ مع لوح کے ڈھائی جزء سے کم نہوگا۔ بعض مرتبہ کسی مضمون کی تکمیل کی ضرورت سے اس سے بھی بڑھ جائیگا۔ اس رسالہ میں کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہوگا اور قیمت سالانہ عگہ ہے۔

(۶) سوائے اُن صاحبوں کے جو پیشگی قیمت ادا فرما چکے ہیں۔ جملہ حضرات خریداران کی خدمت میں رسالہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اور روانہ خرچ وی پی کا اضافہ کرکے عہر کا وی پی روانہ ہوگا۔

(۷) جن حضرات کی خدمت میں نمونہ کے طور پر رسالہ بھیجا جائیگا وہ جب تک پیشگی قیمت نہ بھیجیں گے یا وی پی کی اجازت نہ دیں گے دوسرا پرچہ نہ بھیجا جائیگا۔

(۸) جو صاحب دو تین ماہ کے بعد خریدار ہوں گے۔ ان کی خدمت میں کل پرچے ابتدا یعنے جمادی الاول سنہ ۱۳۴۳ھ سے بھیجے جائیں گے اور ابتدا سے خریدار سمجھے جائیں گے۔

(۹) قیمت ہمیشہ پیشگی لیجاوے گی خواہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا وی۔ پی کی اجازت دیں ہاں اگر کوئی صاحب وسط سال میں رسالہ بند کرنا چاہیں گے تو بقایا قیمت واپس کردی جائے گی۔

(۱۰) الہادی کے متعلق جملہ تحریرات بنام محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی ہونی چاہیئے

(۱۱) جواب کے لئے جوابی خط آنا چاہیئے جو صاحب خریداران رسالہ ہیں۔ براہ مہربانی پتہ کے ساتھ نمبر خریداری ضرور لکھدیا کریں ورنہ جواب کی شکایت نہو۔

راقم

محمد عثمان مالک و مدیر رسالہ الہادی دہلی

له دلیل اس عقد کے جواز کی رد المحتار مطبوعہ مصر ۱۲۹۳ھ جلد رابع صفحہ ۱۴۰ و ۱۹۰ پر مذکور ہے ۱۲ منہ